وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (128)

ترجمہ:" اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ تُو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے"۔ (سورۃ البقرہ پارہ-1، آیت-128)

عبادتوں سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں۔

حج و عمرہ

کا آسان طریقہ

زیرِ نگرانی

تقدس مآب حضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی کامل صاحب

فاضل و کامل جامعہ نظامیہ ایم اے، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد۔

عم سجادہ نشین بزرگ گوگی شریف

تالیف

محمد شفیع علی مرتضیٰ صاحب شار پیادے

وظیفہ یاب انکم ٹیکس آفیسر بیجاپور، کرناٹک الہند

اشاعت جون 2024 عیسوی 1445 ہجری

تفصیلاتِ کتاب

کتاب کا نام : حج وعمرہ کا آسان طریقہ

نام مؤلف : محمد شفیع علی مرتضیٰ صاحب شارپیادے
وظیفہ یاب انکم ٹیکس آفیسر، نزد اوپری برج، بیجاپور
9480140786

زیرِ نگرانی : تقدس مآب حضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی کامل صاحب
فاضل و کامل جامعہ نظامیہ ایم اے، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد
عمّ سجادہ نشین بزرگ گوگی شریف

سنِ اشاعت : جون 2024 عیسوی ، بمطابق 1445ھ

صفحات : 160

طباعت : مطبع ابو الوفاء الافغانیؒ، جامعہ نظامیہ، حیدرآباد
9390045494

کمپیوٹر ٹائپنگ : جناب آصف بالسنگ
جناب سیف اوٹی
(معلم، سرکاری اردو ہائی سکول ملگھان، تعلقہ، سندگی، ضلع، بیجاپور)

زیرِ اہتمام : بی بی فاطمہ ایجوکیشن سوسائٹی، نزد اوپری بُرج، بیجاپور

ہدیہ : یہ کتاب مفت تقسیم کیلئے ہے (فی سبیل للہ)

مؤلف کا تعارف

الحاج محمد شفیع علی مرتضی شار پیادے صاحب ۱۹۴۹ء میں ہندوستان کی ریاست کرناٹک کے تاریخی شہر بیجاپور میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم اردو گورنمنٹ اسکول بیجاپور میں ہوئی، جب کہ ثانوی تعلیم انجمن بائز ہائی اسکول بیجاپور سے مکمل کرنے کے بعد اے۔ ایس۔ پی۔ کامرس کالج بیجاپور سے بی کام کی ڈگری حاصل کی۔ والدین کی جانب سے اعلیٰ اخلاقی و تعلیمی تربیت نے ان کی شخصیت کو علم اور خدمت کے جذبے سے روشناس کرایا۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے انکم ٹیکس ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت کا آغاز کیا اور اپنی لگن محنت اور قابلیت کی بدولت انکم ٹیکس آفیسر کے عہدے تک ترقی پائی۔ ریاست کرناٹک کے متعدد اضلاع میں فرائض انجام دیتے ہوئے ۲۰۰۹ء میں ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد بھی ان کا عزمِ خدمت کم نہ ہوا۔

ان کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو دینی و سماجی خدمات سے وابستگی ہے۔ اردو زبان و ادب سے گہرا لگاؤ رکھنے والے الحاج محمد شفیع شار پیادے صاحب نے کرناٹک میں اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کی کوششوں میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ بی بی فاطمہ ایجوکیشن سوسائٹی سمیت کئی فلاحی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ اور تقریباً دو عشروں (۲۰ سال) سے "چھوٹا آثار مسجد" بیجاپور میں عازمین حج کے لیے تربیتی کیمپز کا انعقاد کر رہے ہیں، جہاں ہر سال سینکڑوں افراد مناسک حج سیکھتے ہیں اور اپنے سفر کو آسان بناتے ہیں۔

روحانی سفر کے حوالے سے وہ حضرت سید شاہ محمد خواجہ مدنی رحمت اللہ علیہ (گر مٹکل حکیم صاحب) کی صحبت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کر چکے ہیں، جب کہ دار القرات والدّینیات الکلیمیہ حیدر آباد سے تجوید کی سند بھی ان کے دینی علم کی گواہ ہے۔ ادبی میدان میں ان کی خدمات بھی قابلِ ستائش ہیں۔ انہوں نے ایک انکم ٹیکس آفیسر ہونے کے باوجود "حج و عمرہ کا آسان طریقہ" جیسی یہ مفید کتاب تحریر کی۔ یہ کتاب عازمین حج کے لیے ایک جامع رہنما ہے اور فی سبیل اللہ تقسیم کی جاتی ہے۔ ان کا ذاتی کتب خانہ دینی و علمی کتب کا خزانہ ہے، جہاں وہ مطالعے کے شوق کو پورا کرتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ "دینی و دنیاوی تعلیم ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے"، اور وہ بچوں کو متوازن تعلیم دینے پر زور دیتے ہیں۔

جوانی میں بیجاپور کے معروف ہاکی کھلاڑی رہ چکے الحاج محمد شفیع شار پیادے صاحب کی شخصیت کھیل، علم، اور خدمت کا حسین امتزاج ہے۔ علماء کرام اور مشائخین سے گہرے تعلقات، سماجی سرگرمیوں میں پیش پیش رہنا، اور اردو کی ترویج جیسے کام ان کی ہمہ گیر صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ بیجاپور کی عوامی زندگی میں ان کی خدمات کو بی بی فاطمہ ایجوکیشن سوسائٹی سمیت کئی اداروں نے سراہا ہے۔ ان کی کتاب، تربیتی کیمپز، اور بے لوث خدمات انہیں نہ صرف بیجاپور بلکہ پورے خطے میں ایک قابلِ احترام شخصیت بناتی ہیں۔ الحاج محمد شفیع علی مرتضی صاحب کی زندگی کا ہر پہلو یہ پیغام دیتا ہے کہ "علم، خدمت، اور روحانیت کے درمیان توازن ہی انسانیت کی کامیابی کی کنجی ہے"۔

جاری کردہ : بی بی فاطمہ ایجوکیشن سوسائٹی بیجاپور۔

فہرست مضامین

نوٹ: مواد تک رسائی کے لئے فہرست میں دیئے گئے مضامین پر کلک کریں۔

نوٹ: موادتک رسائی کے لئے فہرست میں دیئے گئے مضامین پر کلک کریں اور دوبارہ فہرست کے لئے صفحہ نمبر کے اطراف دی گئی کتاب کی تصویر پر کلک کریں۔

نوٹ: مواد تک رسائی کے لئے فہرست میں دیئے گئے مضامین پر کلک کریں۔

حمدِ باری تعالیٰ

چاہے وہ جس گدا کو سلیماں کی جاہ دے
ذرے کو آفتاب کے سر کی کلاہ دے

بے دست و پا کو گوشہ راحت میں جاہ دے
جس کو کوئی پناہ نہ دے وہ پناہ دے

تبدیل عشرتوں سے وہ بندے کا غم کرے
جس پر کوئی کرم نہ کرے وہ کرم کرے

یا رب خلاق ماہ و ماہی تو ہے
بخشندہ تاج و تخت شاہی تو ہے

بے منت و بے سوال ہے استحاق
دیتا ہے جو سب کو یا الٰہی تو ہے

مرزا اسلامت علی دبیرؔ

نعتِ رسول ﷺ

یاد آتے ہیں جب بھی مجھے سرکارِ مدینہ
آنکھوں میں سما جاتے ہیں انوارِ مدینہ

جس دن سے ہوا دل یہ گرفتارِ مدینہ
عنوان زبان بن گیا گفتارِ مدینہ

مومن نہیں کرتا ہے جو انکارِ مدینہ
نبیوں پہ بھی لازم ہوا اقرارِ مدینہ

کعبے نے کہا بڑھ کے اُسے کعبے کا کعبہ
جاہل کو دکھا دے کوئی معیارِ مدینہ

حج کر کے مدینے کی زیادت جو نہ پائے
ہو جاتا ہے وہ بندہ گنہگارِ مدینہ

بکنے کو تو بے دام بھی بک جاؤں گا کاملؔ
قسمت سے ملے گر مجھے بازارِ مدینہ

از- نتیجہِ فکر: تقدس مآب حضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی کاملؔ صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرضِ مؤلف

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (128)

ترجمہ: ''اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ تُو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے''۔ (سورۃ البقرہ پارہ- 1 آیت- 128) عبادتوں سے مراد حج کے ارکان اور طریقے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چھوٹا آثار مسجد بیجاپور میں ہر سال حج کمیٹی اور پرائیویٹ ٹور سے جانے والے عازمین حج کے لیے مناسک حج بتانے کا ایک روزہ تربیتی حج کیمپ منعقد کرتے ہیں۔ یہ پروگرام مردوں اور عورتوں کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً 20 سال سے چلا آ رہا ہے۔ ہر سال تقدس مآب حضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی

کاملؔ صاحب کی صدارت میں یہ پروگرام ہوتا ہے، جس میں الحاج مولانا حافظ وقاری محمد ابوبکر اشرفی صاحب اور مولانا سید صادق انواری اشرفی قادری صاحب مناسکِ حج بتاتے ہیں۔ اس کارخیر میں مولانا حافظ وقاری وامام جناب یوسف قادری صاحب کا بھی تعاون رہتا ہے۔ اس پروگرام میں ناچیز اور کمیٹی کے احباب مل کر اس کا انتظام کرتے ہیں۔ ناچیز کو 2009 میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے فریضۂ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی دوران میرا تجربہ یہ رہا کہ اکثر عازمین حج کو مناسکِ حج کے متعلق معلومات نہیں ہوتیں، جس کی وجہ سے وہ حج وعمرہ کا فریضہ صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتے، اسی خیال کے پیش نظر ایک ایسی عام فہم کتاب لکھنے کی ضرورت شدت سے محسوس ہوئی اور بہت سالوں سے میری دِلی تمنا تھی کہ میں مناسِک حج کے بارے میں ایک کتاب لکھوں اور مناسِک حج وعمرہ کو جاننے والوں کے لیے معلومات دوں۔ پس میں ایک کتاب تیار کیا ہوں، اس میں قرآنی آیات اور احادیث جو بخاری شریف، جامع ترمذی، سنن ابوداؤد، بہارِ شریعت، حج وزیارت اور حج وعمرہ کا حوالہ دیتے ہوئے زیادہ سے زیادہ معلومات عام فہم اور سلیس انداز میں دینے کی کوشش کیا ہوں تاکہ عازمین

حِج سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے سے حج وعمرہ ادا کرسکیں۔ یہ ایک باسعادت اور بابرکت کام ہے اس کتاب میں، میں نے کوشش کی ہے کہ سب سے پہلے حج وعمرہ کی تعریف،فضیلت اورفرضیت لکھوں پھراس کے بعد سلسلہ وار احتیاطی تدابیر بتاؤں تاکہ عازمینِ حج کو گھر سے نکلنے کے بعد سے لے کر واپسی تک پریشان نہ ہوں۔اس کے بعدعمرہ کا طریقہ لکھوں، پھراس کے بعدحج کے ارکان پانچوں دنوں کے بتاؤں پھراس کے بعدمردوں کا حج اورعورتوں کا حج اور بچوں کا حج وغیرہ کے بارے میں بھی لکھوں اورضروری احکامات بھی بتانے کی کوشش کیا ہوں۔عورتوں کے مسائل اورحج کے فرائض، واجبات اور سنتیں بھی لکھا ہوں اورحجِ بدل کی معلومات پیش کیا ہوں۔مقدسِ مقامات مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں جو بھی ہیں ان کو مختصر طور پر بتایا ہوں۔فقہ کرام، مشائخ کرام،علمائے دین وغیرہ کے مشوروں سے کتاب کی ترتیب دینے کی کوشش کیا ہوں۔میں نے اس کتاب کو بالکل سلیس انداز میں لکھا ہوں تاکہ اس کو اوسط درجے کا پڑھا لکھا آدمی بھی اس کو پڑھ کر براہ راست رہنمائی حاصل کرے۔اس کتاب کوحضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی کاملؔ صاحب کی زیرنگرانی میں تیارکیا ہوں۔انہوں نے نہ

صرف نگرانی کی بلکہ قدم قدم پر اپنے علمی خزانے سے اس کتاب سے کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں نگرانی کی ہے۔ میں ان کا نہایت ممنون و مشکور ہوں۔ اس کتاب کو تیار کرنے میں الحاج مولانا حافظ و قاری محمد ابوبکر اشرفی صاحب نے بھی رہنمائی کی ہے ان کا بھی میں بہت ممنون و مشکور ہوں ان کے علاوہ مولانا سید صادق انواری اشرفی قادری صاحب اور مولانا حافظ وہ قاری و امام حضرت یوسف قادری صاحب کا بھی بہت ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اس کتاب کی تیاری میں بہت تعاون کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر مخلص احباب جو میرے حلقۂ دوستی میں ہیں، وہ بھی میرے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ کمپیوٹر ٹائپنگ اور کتابت کے مراحل اور اشاعت میں پوری لگن کے ساتھ ذوق و محبت سے یہ کام تکمیل کرنے میں مدد کی ہے وہ ہیں جناب آصف بالسنگ صاحب اور جناب سیف اوٹی، معلم سرکاری اردو ہائی سکول ملگھان، تعلقہ ،سندگی، ضلع بیجاپور۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے تجوید کی سند دار القرات والدینیات الکلیمیہ ،حیدر آباد سے 22 سال کی عمر میں حاصل کی۔

میں بندۂ حقیر فقیر اپنی بساط کے مطابق حتی المقدور مطالعہ کر کے حوالے تلاش کر کے اور اہلِ علم سے مشورہ لے کر اس کتاب کو ترتیب دینے

کی سعی کیا ہوں۔ پھر بھی انسان خطا کا پتلا ہے، اس لیے اگر اس کتاب میں کوئی غلطی ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے اور قارئین سے بھی گزارش کرتا ہوں کہ امکانی غلطیوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کی جا سکے۔

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھے حضرت سید شاہ محمد خواجہ مدنی رحمت اللہ علیہ المعروف گرمٹکل حکیم صاحب، ان کی صحبت میں تقریباً مجھ ناچیز کو 20 سال تک رہنے اور ان کی خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا اور یہ انہیں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ مجھے یہ کتاب لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ کو مجھ سے اور میرے اہلِ خانہ سے بے انتہا لگاؤ اور محبت تھی اور ہمیشہ ہمارے لیے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اللہ سبحان تعالیٰ آپ پر رحمت قائم و دائم رکھے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اے اللہ! میں نے اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے اس کا ثواب میرے والدِ ماجد مرحوم جناب علی مرتضیٰ صاحب اور والدۂ مرحومہ آمینہ بی کے نام معنون کرتا ہوں اور اس کتاب کو کل میدانِ محشر میں میرے لیے میرے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنا۔ اس کتاب کی تیاری اور اشاعت

کے سلسلے میں جن جن لوگوں نے میری مدد کی ہے انہیں اجرِ عظیم اور ان کے عمر میں درازی عطا فرما۔

آمین یا رب العالمین بہ وسیلہ حضور اکرم صلی اللہ سرکارِ دو عالم تاجدارِ مدینہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم اس کتاب کی ترتیب میں جانے انجانے میں غلطی سرزد ہوئی ہو تو اسے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقۂ طفیل میں معاف فرما۔

اللھم آمین

اظہارِ خیال

از-تقدس مآب حضرت مولانا پروفیسر سید شاہ محمد یوسف حسینی کاملؔ صاحب

زیرِ نظر کتاب ''حج وعمرہ کا آسان طریقہ'' عالی جناب محمد شفیع علی مرتضیٰ صاحب شار پیارے کی نہایت مفید اور قابلِ تعریف تالیف ہے اور ایسے حضرات کے لیے لکھی گئی ہے جو حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنا چاہتے ہیں مگر اس کے دقیق مسائل اور پیچیدہ طریقۂ کار وجہ سے اکثر الجھنوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے یہ کتاب علمی عملی رہنمائی فراہم کرسکتی ہے اور حج وعمرہ کی عبادت کو آسان اور موثر بنانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔جس انداز سے اس کتاب میں حج وعمرہ اور زیارتِ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مراحل اور ان کی ادائیگی کے طریقے قرآن وحدیث اور فقہ کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں وہ اس کتاب

کی انفرادیت ہیں اوراس موضوع پر مؤلف کی مکمل گرفت اور تحقیقی صلاحیت کا پتہ دیتے ہیں۔خاص طور پر حج وعمرہ کی اصطلاحات اور عازمین کے لئے مشورے اور احتیاطی تدابیر مؤلف کے تجربے اور گہرے مشاہدے کا نتیجہ ہیں۔اس کتاب کی تالیف میں علمی لیاقت کے ساتھ اخلاص کی روشنی بھی جھلکتی ہے۔مؤلف نے اس ضروری موضوع پر کتاب کی تالیف کے لئے قلم اُٹھا کر امتِ مسلمہ کی دینی رہنمائی کا جوفریضہ انجام دیا ہے اور عازمین کو صحیح طریقہ سے حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے کی جوترغیب دلائی ہے وہ لائق تحسین ہے۔

یقیناً مبارکباد کے قابل ہیں اس کتاب کے مؤلف عالی جناب محمد شفیع علی مرتضیٰ شار پیادے کہ ایک وظیفہ یاب انکم ٹیکس آفیسر ہوکر بھی دینی خدمات کی طرف مائل ہوئے اوراس کتاب کی تالیف کو بحسن وخوبی انجام دیا۔چونکہ انہوں نے سالوں قبل ہی اپنا فریضہ حج ادا کرلیا ہے، اوراور برسوں سے ہر سال اپنی مسجد کمیٹی کے زیرِ اہتمام حج کیمپ کا انعقاد کرتے آرہے ہیں۔قرآن وحدیث اور دینی کتابوں کے مطالعہ کا گہرا ذوق رکھتے ہیں اور اہلِ علم کی صحبتوں سے فیض یاب ہیں اس لئے وہ اس تالیف کے مجاز ہیں اللہ تعالیٰ

سے دعا ہے کہ ان کی خدمات کو قبولیت سے نوازے۔ احقر نے اس کتاب کی نگرانی کے فرائض کو خالص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رضا اور خدمتِ عازمین حج وعمرہ کی غرض سے قبول کیا ہے اللہ کرم کرے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اظہارِ خیال

از- حضرت مولانا حافظ وقاری الحاج محمد ابوبکر اشرفی صاحب
وظیفہ یاب پروفیسر، انجمن آرٹس سائنس کامرس کالج بیجاپور
حال مقیم ہاسپٹ، ضلع وجے نگر، کرناٹک

زیرِ نظر "حج وعمرہ کا آسان طریقہ" شروع سے آخر تک دیکھا اور پڑھا ہوں۔ عالی جناب الحاج محمد شفیع شار پیا دے صاحب ایک وظیفہ یا انکم ٹیکس آفیسر ہیں، اس کے باوجود ان کی یہ کوشش ستائش کے قابل ہے۔ انہیں دینی کتابوں سے دلچسپی اور کتابوں کے مطالعہ بہت شوق ہے۔ دینی خدمات بھی کرتے رہتے ہیں۔ تقریباً بیس سال سے مسجد چھوٹا آثار میں عازمینِ حج کے لیے ایک روزہ حج کیمپ کرتے آرہے ہیں۔ چونکہ انہوں نے 2009 میں حج ادا کیا اور دورانِ حج کافی لوگوں کو لاعلمی کی بنیاد پر غلطیاں کرتے ہوئے محسوس کیا، اس

لیے ان کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا کہ ایک کتاب ہی مرتب کریں، بڑی محنتوں سے اس کو مرتب کیا۔ الحمدللہ کافی حد تک انہوں نے کوشش کی ہے کہ حج وعمرہ کے ارکان کو آسان انداز میں تحریر کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور انہیں جزائے خیر عطا کرے۔

آمین بجا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اظہار خیال

از حضرت مولانا حافظ وقاری یوسف قادری صاحب

امام حویلی مسجد، بیجاپور

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اَمَّا بَعْدُ،

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

بحمدہ تعالیٰ

مکمل حج عمرہ کے آسان طریقہ کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ جو قرآنی آیات کے بہترین ترجمہ کا گلدستہ ہے۔ آج کے اس دور میں ایسے نسخوں کی ضرورت ہے جو الحاج محمد شفیع شار پیادے وظیفہ یاب انکم ٹیکس افسر بیجاپور نے کر دکھایا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی محنتوں کا ثمرہ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اچھا کام الحاج محمد شفیع شار پیادے صاحب سے لے لیا ہے۔ قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں اور حج وعمرہ جاتے وقت مکمل ”حج عمرہ کا آسان طریقہ“ اس کتابچہ کو اپنا ساتھی بنا لیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ الحاج محمد شفیع شار پیادے صاحب کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور ان کی عمر دراز کرے اور اسی طرح تصنیفات کا سلسلہ جاری رکھیں۔

حج وعمرہ کی فضلیت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کیلئے پورا کرو۔

(سورہ البقرہ، پ-02، آیت-196)

حج اور عمرہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے پورا کرو، ہاں اگر تم روک لیے جاؤ تو جو قربانی میسر ہو، اسے کر ڈالو اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک کہ قربانی قربان گاہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جس کی وجہ سے سر منڈ والے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ روزے رکھ لے، خواہ صدقہ دے دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم

امن کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے ،پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے تو حج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں، یہ پورے دس ہو گئے، یہ حکم ان کے لیے ہے جو مسجد حرام کے رہنے والے نہ ہوں۔لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔ (سورہ البقرہ، پارہ2،آیت-196)

حج کے مہینے مقرر ہیں اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑے کرنے سے بچتا رہے۔تم میں جو نیکی کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے اور اپنے ساتھ سفر خرچ لیا کرو،سب سے بہتر توشہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہا کرو(197)تم پر اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی گناہ نہیں جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس ذکرِ الٰہی کرو اور اس کا ذکر کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے راہ بھولے ہوئے تھے(198) پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے طلب بخشش کرتے رہو یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے(199) پھر جب تم ارکان حج ادا کر چکو تو

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ داداؤں کا ذکر کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ! ہمیں دنیا میں دے۔ ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں (200)۔

(سورہ البقرہ، پارہ 2، آیات 197 سے 200)

حج

حج 9 ہجری میں فرض ہوا۔صاحبِ استطاعت پر حج زندگی میں ایک بار فرض ہے۔عربی لغت میں حج کے معنی کسی عظیم الشان چیز کی طرف قصد کرنے کے ہیں۔اصطلاح شرع میں حج ان افعال کا نام ہے جو حج کی نیت سے احرام باندھنے کے بعد ادا کئے جاتے ہیں۔طواف، وقوف عرفات، مزدلفہ، کنکریاں مارنا، طوافِ زیارت، طواف وداع، وغیرہ۔

وَاِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَيۡتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمۡنًا ؕ وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدۡنَآ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَاِسۡمٰعِيۡلَ اَنۡ طَهِّرَا بَيۡتِىَ لِلطَّآئِفِيۡنَ وَالۡعٰكِفِيۡنَ وَالرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ ﴿۱۲۵﴾

ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن وامان کی جگہ بنائی، تم مقامِ ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو، ہم نے ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام سے وعدہ لیا ہے کہ تم میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لیے پاک صاف کریں ۔

(سورہ البقرہ، پارہ-1، آیت-125)

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰهٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَهۡلَهٗ

مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۲۶﴾

جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے پروردگار! تو اس جگہ کو امن والا شہر بنا اور یہاں کے باشندوں کو جو اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں، پھلوں کی روزیاں دے۔

(سورہ البقرہ ، پارہ-1،آیت-126)

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۲۷﴾

ابراہیم (علیہ السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھائے جاتے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ ہمارے پروردگار! تو ہم سے قبول فرما،تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(سورہ البقرہ ،پ-01، آیت-127)

1۔کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے حرم کو با امن بنادیا ہے۔

(سورہ العنکبوت، پارہ-21،آیت-67)

2۔جہاں (مکہ میں) تمام چیزوں کے پھل کھچے چلے آتے ہیں۔جو ہمارے پاس بطورِ رزق کے ہیں لیکن ان میں سے اکثر کچھ نہیں جانتے۔

(سورہ القصص، پارہ-20، آیت-57)

3۔ مجھے تو بس یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اس شہر کے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں جس نے اسے حرمت والا بنایا ہے جس کی ملکیت ہر چیز ہے اور مجھے یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں ہو جاؤں اور میں قرآن کی تلاوت کرتا رہوں۔

(سورۃ النمل، پارہ-20، آیات 91 اور 92)

4۔ اور مسجد حرام کے پاس ان سے لڑائی نہ کرو جب تک کہ یہ تم سے نہ لڑیں، اگر یہ تم سے لڑیں تو تم بھی انہیں مارو، کافروں کا بدلہ یہی ہے۔

(سورہ البقرہ، پارہ-02، آیت 191)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو مکہ سے پیدل حج کو جائے، یہاں تک کہ مکہ واپس آئے تو اس کے لیے ہر قدم پر 700 نیکیاں حرم شریف کی نیکیوں کی مثل لکھی جائیں گیں، کہا گیا حرم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے''۔ فرمایا ''ہر نیکی لاکھ لاکھ نیکی ہے، تو اس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں''۔ واللہ ذو الفضل العظیم''

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-06)

حدیث: بزار وطبرانی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی''۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-06)

حدیث: بزار نے ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا، جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-06)

طبرانی وابویعلی ودارِقطنی وبیہقی کی ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس راہ میں حج وعمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-08)

حدیث: اصبہانی ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حجِ فرض جلد ادا کرو، کہ کیا معلوم کیا پیش آئے"۔ اور ابو داؤد و دارمی کی روایت میں یوں ہے کہ "جس کا حج کا ارادہ ہو تو جلدی کرے"۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-06)

حدیث: طبرانی اوسط میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ اے اللہ جب تیرے بندے تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو، تو انہیں کیا عطا فرمائے گا"۔ فرمایا "ہر زائر کا اس پر حق ہے جس کی زیارت کو جائے، ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں انہیں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملیں گے تو ان کی مغفرت فرماؤں گا"۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-07)

حدیث: حضرت ابویعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو حج کے لیے نکلا اور مر گیا تو قیامت تک اس کے لیے حج کرنے والوں کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مر گیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مر گیا تو اس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا''۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-07)

بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابنِ ماجہ وغیرہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''رمضان میں عمرہ میرے ساتھ حج کے برابر ہے''۔ (بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-06)

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی دعا:

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۠ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۸﴾

اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنا لے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنا اطاعت گذار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

(سورہ البقرہ، پ-01، آیت-128)

رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۳۷﴾

ائے ہمارے پروردگار! میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کے جنگل میں تیرے رحمت والے گھر کے پاس بسائی ہے۔اے ہمارے پروردگار! یہ اس لیے کہ وہ نماز قائم رکھیں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ شکر گذاری کریں۔

(سورہ ابراہیم، پارہ-13 آیت-37)

نوٹ :اس آیت پر خلاصہ بخاری شریف ، جلد دوّم ، کتاب الانبیاء ، ص-271 سے مندرجہ ذیل معلومات اخذ کردہ ہیں۔

اس آیت کا اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی اہلیہ حضرت بی بی ہاجرہؓ اور شیر خوار بچے اسماعیل علیہ السلام کو بیت اللہ کے پاس چھوڑ کر چلے گئے۔بی بی ہاجرہ نے کہا ''آپ ہم کو یہاں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو؟'' انہوں نے فرمایا ''مجھے اللہ تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے''۔بی بی ہاجرہ نے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائی۔ایک فرشتے نے اپنی ایڑی ماری جس سے زم زم کا پانی شروع ہوا۔بی بی ہاجرہ نے کہا زم زم یعنی رُک رُک ، پانی ٹھہر گیا۔ یہاں قبیلۂ جرہم آباد ہوا۔حضرت اسماعیل علیہ السلام نے یکے بعد دیگرے اس

قبیلے کی دو لڑکیوں سے شادی کی پھر یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل السلام نے کعبہ کی تعمیر کی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا کر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے تھے اور دعا کرتے رہے" اے ہمارے رب! ہم سے یہ خدمت قبول فرمالے، بے شک تو ہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب الانبیاء ،ب۔312،جلد دوم۔ص-271اور272)

روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہاجرہ رضی اللہ عنہا اس میدان میں کہ اب جس جگہ پر چاہ زم زم ہے لیٹا کر پانی کے لیے صفا ومروہ کی طرف دوڑیں اور پانی نہ پایا چہرے کا رنگ متغیر ہوا ،تب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آکے دیکھا کہ پیاس کے مارے جس جگہ پر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے زمین پر دونوں پیروں کے پاشنے (ایڑیاں) مارے تھے پانی کا فوارہ جاری ہے اور پانی زمین پر رواں ہے، تب ہاجرہ علیہ السلام شاد ہو کر کہنے لگیں کہ الحمدللہ یہ مبارک فرزند اللہ نے مجھ کو عنایت کیا ہے، پس وہی پانی پی کر سیر ہوئیں۔

(قصص الانبیاء،ص-59)

بار بار حج وعمرہ کی فضیلت : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پے در پے حج عمرہ کیا کرو بے

شک یہ دونوں (حج عمرہ) فقر یعنی غریبی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے"۔

(جامع ترمذی، حصہ اوّل، ب-549، ص-434)

اللہ تعالیٰ کی ایک سو بیس رحمتیں: بیہقی ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت الحرام کے حج کرنے والوں پر ہر روز اللہ تعالیٰ 120 رحمتیں نازل فرماتا ہے، 60 طواف کرنے والوں کے لیے اور 40 نماز پڑھنے والوں کے لیے اور 20 کعبۃ اللہ پر نظر کرنے والوں کے لیے۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص042)

عورتوں کا جہاد حجِ مبرور ہے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یا رسول اللہ! ہم جہاد کو افضل ترین عمل سمجھتے ہیں اس لیے کیا ہم عورتیں جہاد نہ کریں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عورتوں کے لیے بہترین جہاد حج مبرور ہے"۔(سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا ہونے والا حج و بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک، ب-964، جلد اوّل، ص-572)

عازمین حج کے لیے چند مفید مشورے اور احتیاطی تدابیر

1۔حج کا ارادہ کرنے کے بعد حج وعمرہ کے مناسک سیکھنا ضروری ہے تاکہ پورے ارکان ادا ہوں۔حسبِ ضرورت کپڑے،دوا وغیرہ ساتھ لیں۔جو ضروری کاغذات ہیں وہ لے لیں۔ ہر سال حج کے قوانین بدلتے رہتے ہیں ان کو بغور پڑھ لیں اور اس کے مطابق کاغذات تیار کرلیں اور اسی پر عمل کریں۔ حج وعمرہ میں زیادہ چلنا پڑتا ہے اس لیے چلنے کی عادت بنا لیں۔ عورتوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا طریقہ سکھائیں اور کموڈ (Comed) کا استعمال سیکھ لیں۔موسم کے لحاظ سے کپڑے لیں اور ضابطے کے مطابق کھانے کا سامان وغیرہ لیں۔اچھے اور مضبوط سوٹ کیس لیں اور ضابطے کے مطابق اس پر نام پتہ ،کور نمبر ،موبائل نمبر،آغاز نقطہ (embarkment point) وغیرہ لکھیں۔گھر سے روانگی سے پہلے اگر قرض یا امانت پاس ہو تو ادا کریں۔ پاک مال اور پاک کمائی سے حج کریں۔عزیزوں دوستوں سے ملاقات کرکے اور اپنے قصور معاف کرائیں اور پاک ہو کر حج کے لیے نکلیں۔

2۔روانگی سے پہلے چار رکعت نفل پڑھ لیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت سورہ اخلاص میں تیسری رکعت میں سورہ فلق اور چوتھی رکعت میں سورہ الناس پڑھنا بہتر ہے۔نماز کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اللہ سے دعائے خیر طلب کریں کہ سفرِ حج آسان ہو اور ارکان حج صحیح صحیح ادا کرنے میں مدد فرمائے اور سلامتی کے ساتھ واپسی ہو۔

3۔ گھر سے نکلتے وقت کچھ صدقہ دیں اور سفر کی دعا کریں۔ اسی طرح دعائیں پڑھتے ہوئے سفر کا آغاز کرلیں۔ بنگلور، بمبئی یا اپنا طئے شدہ ایئرپورٹ پر وہاں اپنا سامان جمع کر کے رسید حاصل کر کے اپنے پاس رکھیں۔ کیونکہ اگر سامان گم ہوگیا تو رسید دکھا کر لینے میں آسانی ہوگی۔

4۔ ہوائی جہاز میں داخل ہونے سے پہلے تقریباً تین یا چار گھنٹے پہلے کھانا کھا کر تیار رہنا چاہیے اور بالکل پانی کم پینا چاہیے تاکہ ہوائی جہاز میں بیٹھنے کے بعد طہارت کو جانے کی ضرورت محسوس نہ ہو کیونکہ ہوائی جہاز میں طہارت خانہ بہت چھوٹا رہتا ہے اور قطار میں کھڑے رہنے کے بہت امکانات ہوتے ہیں۔ ساتھ ہی ہوائی جہاز میں پانی کی قلت کا بار بار اعلان بھی کیا جاتا ہے، اس لیے آپ اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

5۔ عازمین حج جدہ میں اترنے کے بعد اپنا سامان لے کر اپنے پاس رکھ لیں اور جس بس میں بیٹھتے ہیں اسی بس میں سامان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

6۔ جب بس جائے پناہ (lodge) کے پاس رک جاتی ہے تو پہلے اپنا سامان احتیاط سے اتار لیں اور سامان کے ساتھ ہی lodge میں داخل ہو جائیں۔ جلد بازی میں سامان اتارنا بھول گئے تو سامان بس کے ساتھ ہی آگے چلا جائے گا ایسی صورت میں اس کا جلد ملنا مشکل ہوگا۔ اسی لیے اس کا خاص خیال رکھیں۔

7۔مکہ معظّمہ سے منیٰ جاتے وقت اپنے ساتھ بیڈ شیٹ لیں اور کھانے کے لیے کچھ سوکھی چیزیں (Dry Fruits) لیں عرفات اور مزدلفہ میں کھانے کے لیے اور ایک بیٹری لیں (تاکہ مزدلفہ میں کنکریاں چوننے کے لیے آسانی ہو) اور کنکریاں ڈالنے کے لیے چھوٹے کپڑے کے تھیلیاں اور ایک قینچی بھی لے لیں (تاکہ بال کاٹنے میں آسانی ہو)۔موبائل چارج کے لیے ایک پاور بینک (Power Bank) لیں اور ایک احرام ساتھ لیں ، ایک چھوٹی چھتری لیں، پانی کی بوتل لیں، خاص کر مزدلفہ کے لیے کام آتے ہیں۔سِلے کپڑے لیں کیونکہ طوافِ زیارت کے بعد پہننے کے لیے کام آئیں اور ایک جوڑ زیادہ چپل بھی لے سکتے ہیں۔

8۔منیٰ میں ایک ہی طرح کے خیمے (Tent) ہوتے ہیں اور طہارت خانہ بھی ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔اکثر عورتیں اور بوڑھے لوگ طہارت کو جاکر واپس آنے کا راستہ بھول جاتے ہیں جس سے بہت پریشانی اٹھانی پڑسکتی ہے۔اس لیے اپنے خیمہ (Tent) کی اچھی طرح پہچان کر لینا چاہیے تاکہ پریشانی نہ ہو۔

9۔اپنے خیمے (Tent) سے رمی جمار (شیطانوں کو کنکریاں مارنا) کو کنکریاں مارنے جاتے وقت اپنے ساتھ کوئی سامان مثلاً بیگ، چھتری وغیرہ لے کر نہ جائیں۔کیونکہ راستے میں میں پولیس اس سامان کو لے جانے سے

روک لیتے ہیں اور کسی ایک جانب رکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کنکریاں مارنے کے بعد دوسرے راستے سے سامان لینا پڑتا ہے۔ جو کہ تقریباً پانچ کلومیٹر کی مسافت پر مشتمل ہے۔

10۔ کعبۃ اللہ میں عورتوں کو الگ جگہ نماز کے لیے بٹھاتے ہیں اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جس جگہ عورتیں بیٹھتی ہیں اس جگہ صاف کرنے والے عورتوں کو اٹھا کر دوسری جگہ بٹھاتے ہیں جس کی وجہ اپنی ہمراہ عورتوں کو پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ عورتیں سفید یا کالے رنگ کا دوپٹہ (اوڑھنی) استعمال کرتی ہیں اس لیے احتیاطاً عورتوں کی اڑھنی کا رنگ الگ ہو۔ جیسے سبز، پیلا یا لال وغیرہ جس سے پہچاننے میں آسانی ہو جاتی ہے۔

11۔ عورتیں عازمین حج کو موبائل کا استعمال سیکھانا چاہیے اور الگ موبائل ان کے لیے لینا مناسب ہوگا تاکہ اگر گم ہو جائیں تو رابطہ کرنے میں آسانی ہو سکے۔

12۔ مرد اور عورتیں شناختی پٹہ (belt) ہاتھ میں باندھتے ہیں اور گلے میں لٹکاتے ہیں ضرور اس کا استعمال کریں تاکہ ان کے اپنے مقام کا پتہ آسانی سے معلوم ہو سکے۔

13۔ اپنے کمرہ (lodge) سے آتے وقت جس دروازے سے کعبۃ اللہ کو جاتے ہیں اس دروازے کا نمبر یاد رکھیں تاکہ اگر کوئی گم ہو گئے تو وہاں پر آ کر مل سکیں۔

14۔ جہاں تک قربانی کا مسئلہ ہے حج کمیٹی میں ہی رقم جمع کریں۔ تاریخ اور قربانی کا وقت معلوم کرلیں تاکہ ارکان صحیح ادا ہوں۔مثلاً قربانی 10 تاریخ کی صبح 11 بجے کا وقت دیں تو 10 تاریخ کو مزدلفہ سے آکر پہلے بڑے شیطان کو کنکریاں ماریں، اس کے بعد 11 بجے تک قربانی کے وقت انتظار کریں اس کے بعد حلق کرلیں۔اس کے بعد خیمہ کو آکر نہا کر احرام اُتارلیں اور دوسرے سیلے ہوئے کپڑے پہن لیں، اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔ اس کے بعد طواف زیارت کرسکتے ہیں۔طواف زیارت کی کے بعد منیٰ میں ہی رات گزاریں یا دوسرے دن طواف زیارت کرسکتے ہیں۔جس طرح مناسک کے طریقے ہیں اسی طرح کریں۔اکثر لوگ کمرہ (lodge) کو آکر کم قیمت میں قربانی کا وعدہ کرکے پیسے لے جاتے ہیں مگر قربانی نہیں کرتے۔ایسے لوگوں سے بچیں رہیں۔اگر حج کمیٹی کی جانب سے قربانی نہیں کر رہے ہیں تو حکومت سعودیہ کی اسلامک ڈیولپمنٹ بینک میں رقم جمع کر قربانی کا فریضہ انجام دیں۔

15۔مکہ معظّمہ سے منیٰ جاتے وقت زیادہ روپیہ یا زیورات نہ لے جائیں بلکہ کمرہ (lodge) میں ہی رکھیں یا کمرہ (lodge) کے مینجر کو دے کر رسید حاصل کرلیں پھر منیٰ سے لوٹ کر رسید دِکھا کر اپنا مطلوبہ سامان یا رقم لے سکتے ہیں۔

16۔جتنا ممکن ہو صبر و تحمل سے ارکان ادا کریں،لڑائی جھگڑا نہ کریں اور ضعیف عازمین حج کی مدد کریں۔

17۔اپنے جائے مقام/ ملک سے جانے سے لے کر واپس آنے تک ٹھنڈا پانی،کولڈ ڈرنک اور کسی بھی قسم کی ٹھنڈی چیزیں بالکل استعمال نہ کریں ورنہ بیمار ہو جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ممکن ہے۔اپنی دوائیں ہمیشہ ساتھ رکھیں تاکہ بار بار دوا خانے جانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔اور اس اہم دستاویز کی نقل (زیراکس کاپی) اپنے ساتھ رکھیں مثلاً پاسپورٹ کی کاپیاں،میڈکل سرٹفیکٹ ،ایئرپورٹ میں سامان جمع کی ہوئی رسید(Tag) ،بلڈ گروپ وغیرہ رکھیں۔

حج کے لیے روانگی سے قبل چند گزارشات

1. حج کی ادائیگی صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادے سے ہو۔ کسی قسم کی ریاکاری، شہرت، تجارت یا سیر وتفریح کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ترجمہ: حج وعمرہ صرف اللہ کے لیے پورا کرو۔

(حوالہ سورہ بقرہ، پارہ-02،آیت-196)

2. حج عمرے کے سارے مناسک فرائض وارکان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ادا کیے جائیں۔ اپنی عقل کا وہاں کوئی دخل نہیں۔

3. مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور جملہ مقدس مقامات کے ادب کا حد درجہ خیال رکھا جائے۔ کسی مقام پر ذرا سا بھی کوئی بے ادبی گستاخی نہ ہونے پائے۔

4. سفرِ حج کے تمام اخراجات مال حلال سے پورے کئے جائیں۔

5. سفرِ حج کی سنتوں اور آداب کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔

6. مشائخین کرام، علمائے عظام کی صحبت سے برکت اور معلومات حاصل کی جائیں۔

7. حج کو روانگی سے قبل والدین کرام سے رضامندی حاصل کی جائے۔

8. دورانِ سفر زبان اور آنکھ کی حفاظت کی جائے۔

9. دوران سفر تمام ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے لوگوں کی بھیڑ میں دھکا مکی نہ کی جائے۔غصہ جہالت اور بداخلاقی سے مکمل پرہیز کیا جائے۔اوراگرکسی سے کچھ غلطی ہوجائےتواسے معاف کردیا جائے۔

10. حج کی روانگی سے قبل تمام احباب کے حق میں واقع قصور معاف کروائے جائیں۔

اصطلاحاتِ حج وعمرہ

حج کی عبادت کو جاننے کے لیے اس کی اصطلاحات یعنی حج کے ارکان، فرائض، واجبات، سنتیں اور مقامات کا نام اور معنی ومفہوم سمجھنا ضروری ہے، لہذا انہیں ذہن نشین کرلیں۔

حج کیا ہے؟

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کا طواف کرنا اور اس کے لیے خاص وقت مقرر ہیں کہ اس میں یہ افعال کیے جائیں جو حج ہے۔ حج نو (9) ہجری میں فرض ہوا، اس کی فضیلت قطعی ہے۔ جو اس کی فرضیت کا انکار کرے کافر ہے۔ عمر میں صرف ایک بار حج فرض ہے۔

(عالمگیر اور بہارِ شریعت، جلد اوّل حصہ ششم، ص-08)

حج کے تین طریقے:

حج تمتع: پہلے عمرے کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا چاہیے پھر حج کے ایام میں حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کرنا۔ اس کا نام حج تمتع ہے۔

حج قران: اس میں قربانی کا جانور ساتھ لایا جاتا ہے اور عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے ادا کیا جاتا ہے۔

حجِ افراد: اس میں صرف حج کی نیت کی جاتی ہے اور عمرہ نہیں کیا جاتا اہل مکہ حج افراد ہی کرتے ہیں۔ اس میں قربانی کرنا واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

عمرہ: میقات سے احرام باندھ کر مخصوص طریقے سے بیت اللہ کی زیارت کرنا ہے۔

میقات: دنیا میں کسی بھی مقام مشرق مغرب، شمال جنوب سے حج وعمرہ کے لیے مکہ مکرمہ آنے والوں کے واسطے احرام باندھنے کی جو کئی جگہ مقرر ہے۔ اسے میقات کہا جاتا ہے۔

ہندوستان سے جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے مکہ معظّمہ پہلے جانا چاہتا ہے اسے یلّم لم سے احرام باندھنا ہوتا ہے۔۔ ہوائی جہاز میں یلم لم آنے کی خبر کرتے ہیں لیکن لوگ سوئے ہوئے رہتے ہیں یا بے وضو رہتے ہیں اس لیے ہندوستان سے جانے والے عازمین حج بمبئی یا بنگلور یا حیدر آباد وغیرہ ایئرپورٹ میں ہی احرام باندھ لیتے ہیں۔ جو لوگ مدینہ منورہ پہلے جاتے ہیں وہ مدینہ منورہ کی میقات ذوالحلیفہ جس کو بیرِ علی بھی کہتے ہیں یہاں سے احرام باندھتے ہیں، جو مدینہ منورہ سے 15 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ آج کل لوگ مدینہ منورہ سے ہی احرام باندھ لیتے ہیں کیونکہ بس والے عموماً بیرِ علی پر نہیں ٹھہرتے۔ (حج وزیارت، ص-23)

مسجدِ حرام: بیت اللہ شریف مسجد حرام کے بیچ میں واقع ہے۔ مسجد حرام ایک وسیع احاطہ ہے جس میں چاروں طرف سے روشن دالان ہیں، جو خوبصورت اور مضبوط ستنوں پر قائم ہیں۔ دالان کے بعد ہر طرف سے کھلا ہوا وسیع صحن ہے۔ اس کے بعد طواف کرنے کی جگہ ہے جس کے بیچ میں خانۂ کعبہ کی عمارت ہے۔ پرانی اور نئی تعمیر کا مجموعی رقبہ ایک لاکھ بیس ہزار مربع میٹر سے بھی زیادہ ہے۔ (حج وعمرہ، ص-35)

تلبیہ: احرام کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد تلبیہ درمیانی آواز میں تین مرتبہ پڑھیں۔ تلبیہ یہ ہے۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ

ترجمہ: میں تیرے حضور حاضر ہوا، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوا، تیرے حضور حاضر ہوا، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوا، بے شک تعریف، نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔

اضطباع: طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنی چادر کو دہنی بگل کے نیچے سے نکالے کہ دہنہ منڈھا کھلا رہے یعنی احرام کی اوپری چادر اس طرح اوڑے کے سیدھا کندھا کھلا رہے۔ طواف کے ساتوں پھیروں میں اضطباع سنت

ہے اور طواف کے بعد اضطباع نہ کرے، یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز اگر اضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اضطباع صرف اسی وقت ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ عورتوں کے لیے اضطباع نہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-49)

رمل : پہلے تین چکر میں رمل کرنا چاہیے۔ اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر تیزی سے چلنے کو رمل کہتے ہیں یہ سنت ہے۔ عورتوں کے لیے رمل نہیں ہے۔

مسئلہ: رمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔
(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-49)

طواف: بیت اللہ کے گرد سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں۔ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجرِ اسود کے سامنے اس طرح کھڑے ہوں کہ اس جگہ کالے پتھر کی ایک چوڑی پٹی بنی ہوئی ہے۔ اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑے ہو کر طواف کی نیت کریں۔

استلام: طواف کی نیت کر کے کالی پٹی پر اس طرح کھڑا ہو کہ سینہ اور منہ حجرِ اسود کی طرف ہو یعنی حجرِ اسود بالکل مقابل ہو جائے اور حجرِ اسود کا استلام یعنی حجرِ اسود کو بوسہ دینا، ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہیں دے سکتے اس لیے کالی پٹی پر کھڑا ہو

کر حجرِ اسود کے سامنے اس طرح ٹھہرے کے دونوں ہتھیلیاں کا رخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو، پھر یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور اپنے ہاتھوں کو چومیں پھر طواف شروع کریں۔ ہر چکر مکمل ہونے کے بعد پھر حجرِ اسود کے مقابل کالی پٹی پر ٹھہر کر استلام کرے، ہاتھ چومنے کو استلام کہتے ہیں۔

آبِ زم زم : زم زم شریف کا کنواں مقامِ ابراہیم سے جنوب کی طرف مطاف کے قریب واقع ہے۔ اب پمپ کے ذریعے پانی کھینچا جاتا ہے کنویں کے قریب بہت سے نل لگے ہیں۔ حجاج اس سے زم زم پیتے ہیں۔

مطاف : مطاف ایک گول دائرہ ہے جس میں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔ اس کے بیچ میں کعبہ معظّمہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد الحرام اسی قدر تھی۔

حجرِ اسود : یہ مبارک پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت بیضوی شکل میں ہے جو کعبہ شریف کی دیوار کے ایک کونے میں زمین سے چار فٹ کے اوپر نصب ہے اور بیضوی شکل میں چاندی کے حلقے سے گھرا ہوا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ حجرِ اسود جب جنت سے دنیا میں لایا گیا تو وہ دودھ کی طرح سفید تھا، پھر آدمیوں کے گناہ کو جذب کرنے کی وجہ سے کالا ہو گیا۔ ترمذی اور

ایک دوسری حدیث میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ "حجرِ اسود کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی، جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا"۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-43)

حطیم : رکنِ شامی اور رکنِ عراقی کے درمیان مدینہ طیبہ کی جانب قوس کی شکل میں ایک جگہ ہے جو آمد و رفت کا راستہ چھوڑ کر سنگِ مرمر کی تقریباً پانچ فٹ بلند دیوار سے گھری ہوئی ہے، اس کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کعبہ شریف کی محراب مدینہ شریف کی طرف جھکی ہوئی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا صاحب فرماتے ہیں۔

جس کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کعبہ شریف کے اندر جا کر نماز پڑھوں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ جب تیرا دل کعبے میں داخل ہونے کو چاہ رہا ہو تو یہاں آ کر نماز پڑھ لیا کر۔ یہ کعبہ ہی کا

ٹکڑا ہے۔ تیری قوم نے جب کعبے کی تعمیر کی اس حصے کو خرچ کی کمی کے سبب کعبے سے باہر کر دیا۔

(ابوداؤد اور حج وزیارت، ص-42)

میزابِ رحمت: کعبہ شریف کی چھت میں شمال کی طرف ایک سونے کا پرنالہ ہے۔ سونے کا پرنالہ جو رکن عراقی اور رکنِ شامی کے بیچ کی شمالی دیوار کی چھت پر نصب ہے۔ اسے میزاب رحمت کہتے ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو کعبہ شریف کی چھت کا پانی اسی پرنالے سے حطیم کے اندر گرتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص میزاب رحمت کے نیچے دعا کرے اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(دُرِ منثور اور حج وزیارت، ص-42)

ملتزم: حجرِ اسود اور کعبہ شریف کے دروازے کے درمیان جو دیوار کا حصہ ہے۔ وہ ٹکڑا جو رکن اسود سے دروازۂ کعبہ تک ہے۔ اسے ملتزم کہتے ہیں۔ ملتزم کے معنی ہیں لپٹنے کی جگہ، یہاں پر لوگ لپٹ لپٹ کر دعائیں کرتے ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے اس کا نام ملتزم پڑا۔ حدیث شریف میں ہے کہ ملتزم ایسی جگہ ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ کسی بندے نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (حج وزیارت، ص-43)

مستجاب: رکنِ یمانی اور رکنِ اسود کے درمیان جنوبی دیوار کو مستجاب کہتے ہیں۔ یہاں ستر (70) ہزار فرشتے دعا میں آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں۔
اس لیے اس کا نام مستجاب رکھا گیا ہے۔

مقامِ ابراہیم: دروازۂ کعبہ کے سامنے ایک قُبّہ میں پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسے مقام ابراہیم کہتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پتھر پر کھڑے ہو کر خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی۔ جب دیواریں اونچی ہونے لگی تو جبرائیل علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ پتھر جنت سے لائے، جیسے جیسے دیواریں اونچی ہوتی جاتی تھی یہ پتھر بھی اونچا ہوتا جاتا تھا اس طرح اس پتھر پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدم کے نشان پیدا ہو گئے، جو اب تک موجود ہیں۔ قران کریم میں مقامِ ابراہیم کا ذکر درج ذیل آیات میں آیا ہے۔

(سورہ البقرہ، پ-01، آیت-125 اور سورہ آل عمران، پ-04، آیت-97)

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾

فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ

كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾

کعبہ شریف: روئے زمین پر سب سے پہلا گھر کعبہ شریف ہے جیسا کہ قرآنِ مجید کی اس آیت سے ظاہر ہے۔

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ معظّمہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے برکت وہ ہدایت والا ہے۔

(سورہ ال عمران، پ-4، آیت-96)

کعبہ شریف سیاہ پتھر کا ایک چوکور مکان ہے حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل سب سے پہلے اس کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے کی۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام نے اور تیسری تعمیر حضرت شیث علیہ السلام نے کی۔ پھر حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے میں طوفان سے عمارت گر گئی تو پھر چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی۔ پھر پانچویں اور چھٹی تعمیر عمالقہ اور جرہم نے کی، جو عرب کے دو قبیلے حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اور ساتویں تعمیر قصی نے کی جو سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچویں پشت میں دادا ہیں اور آٹھویں تعمیر قریش نے کی۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 25 سال تھی۔ آپ نے

بھی اس تعمیر میں شرکت فرمائی۔ یہی وہ تعمیر ہے جس میں حجرِ اسود کو اپنی جگہ پر رکھنے کے لیے قریش میں ایسا جھگڑا پیدا ہوا کہ ہر جانب سے تلواریں نکل آئیں، پھر یہ جھگڑا اس طرح طے ہوا کہ جو شخص دوسرے دن صبح سب سے پہلے مسجدِ حرام میں داخل ہو، وہی اس عزت کا حقدار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ حرام میں داخل ہوئے، مگر تنہا حقدار ہونے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کو ایک چادر پر رکھا اور ہر قبیلے کے سردار سے چادر پکڑا کر اٹھانے کو فرمایا، جس سے ہر قبیلے والے خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کو چادر سے اٹھا کر خانۂ کعبہ میں لگا دیا۔

خانۂ کعبہ کی لمبائی مشرق سے مغرب تک 25 ہاتھ عرض 20 ہاتھ اور بلندی 27 ہاتھ ہے۔ مشرقی دیوار پر حجرِ اسود کے قریب کعبہ شریف کا دروازہ ہے، جو زمین سے تقریباً سات فٹ کی بلندی پر ہے۔

رکنِ اسود: جنوب و مشرق کے گوشے میں حجرِ اسود ہے اسی کو ''رکنِ اسود'' کہتے ہیں۔

رکن عراقی: مشرق و شمال کے گوشے میں ہے۔ اسی کو ''رکنِ عراقی'' کہتے ہیں۔

رکن یمانی: جنوب مغرب کے گوشے میں جو یمن کی طرف ہے۔

رکن شامی: شمال مغرب کے گوشے میں جو شام کی طرف ہے۔

دروازۂ کعبہ: رکن اسود اور رکن عراقی دونوں کے بیچ کی دیوار میں زمین سے بہت بلند ہے۔

صفا: کعبہ شریف کے جنوب مشرق کونے پر ایک چھوٹی پہاڑی ہے جہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

مروہ: کعبہ شریف کے شمال مشرق کونے پر ایک دوسری چھوٹی پہاڑی ہے، جہاں سعی ختم کی جاتی ہے۔صفا ومروہ کے درمیان تقریباً دوفرلانگ کا لمبا راستہ ہے، جو سنگ مرمر کے ستونوں اور دیواروں پر دومنزلہ بنایا گیا ہے اور زمین پر بھی سنگ مرمر بچھایا گیا ہے جس سے حجاج کو سعی میں بڑی سہولت ہوگئی ہے۔

ملین اخضرین: صفا ومروہ کے درمیان جتنی جگہ میں مرد کو درمیانی چال میں دوڑنا سنت ہے،اس کے دونوں کناروں پر حجاج واقفیت کے لیے سنگ مرمر کے دوسبز ستون دائیں بائیں لگا دیے گئے ہیں۔اسی کو"ملین اخضرین" کہتے ہیں۔عورتوں کے لیے دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔

منیٰ: یہ جگہ مکہ معظّمہ سے سات کلومیٹر پر واقع ہے۔یہ کھلی جگہ ہے جہاں پر عازمینِ حج آٹھویں ذی الحجہ کو آکر رکتے ہیں۔ یہاں پر ٹینٹ لگائے ہوئے ہیں۔آٹھویں ذی الحجہ کے دن ظہر،عصر،مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھتے ہیں

اور یہیں رات میں قیام کرتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر نویں ذی الحجہ کو صبح عرفات روانہ ہوتے ہیں۔

عرفات: عرفات ایک وسیع جگہ کا نام ہے۔جس کا رقبہ تقریباً 20 کلومیٹر ہے۔ یہ مکہ سے 28 کلومیٹر پر واقع ہے اور منیٰ سے 14 کلومیٹر پر ہے۔یہی وہ مبارک مقام ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً ایک لاکھ 24 ہزار صحابہ کو آخری خطبہ دیا تھا۔اور اسی مقام پر یہ آخری آیت نازل ہوئی تھی۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضا مند ہو گیا۔(سورہ مائدہ،آیت-03)

عازمین حج نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ چلے جاتے ہیں۔وقوفِ عرفہ حج کا ایک رکن ہے۔(فرض)

مزدلفہ: یہ عرفات سے 11 کلومیٹر پر واقع ہے۔یہاں پر عازمینِ حج نویں ذی الحجہ کو پوری رات گزارتے ہیں یہ سنتِ موکدہ ہے مزدلفہ کی جگہ بہت مبارک اور رات بہت افضل ہے۔یہیں پر شیطان کو کنکریاں مارنے کے لیے

70 کنکریاں چن لیتے ہیں اور دسویں ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے سے پہلے منیٰ روانہ ہوتے ہیں۔

جمرات: یہ جگہ منیٰ میں واقع ہے۔ عازمینِ حج دسویں ذی الحجہ کو مزدلفہ سے نکل کر جمرات کو جا کر بڑے شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔ گیارھویں اور بارھویں تاریخ تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہیں۔

قربانی: کنکریاں مارنے سے فارغ ہو کر حج کے شکرانہ قربانی کی جاتی ہے۔ یہ مرد اور عورت پر واجب ہے۔ قربانی کرنے کے بعد ہی حلق یا قصر کرتے ہیں۔

ریاض الجنۃ: اس کو جنت کی کیاری بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مبارک اور منبرِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ یہاں پر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعائیں کرتے ہیں۔

جنت البقیع: یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے۔ اس کی زیارت سنت ہے۔ اس قبرستان میں اہلِ بیت تقریباً 10 ہزار سے زیادہ صحابہ کرام، بے شمار اولیاء عزام اور علمائے اسلام مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہونا چاہیے۔

حج وعمرہ کا احرام

مردوں کا احرام:

ایک سفید چادر بدن پر ڈال لیں اور ایک لُنگی کے طور پر باندھ لیں۔مرد احرام باندھنے سے پہلے چاہیں تو سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی۔غسل سے پہلے ناخن کترا لیں،موئے بغل اور زیر ناف دور کریں۔مرد سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں۔بغیر سِلے ہوئے دو چادر لیں،ایک چادر اوڑھیں اور ایک سے تہبند باندھ لیں۔یہ کپڑے سفید ہوں اور نئے ہوں تو بہتر ہے۔بعض لوگ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں،یہ خلافِ سنت ہے۔بلکہ سنت یہ ہے کہ اس طرح چادر اوڑھنا طواف کے وقت اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں مونڈھے اور پیٹھ اور سینہ سب چھپا رہے۔پھر جب احرام باندھنے کا وقت آ جائے تو وہاں دو رکعت بہ نیتِ احرام پڑھیں۔پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔سر ڈھانک کر نماز پڑھیں اور نماز کے بعد سر سے چادر ہٹا لیں پھر عمرے کی نیت کریں۔

(حج وزیارت،ص-22)

عورتوں کا احرام:

عورتیں بھی احرام کے لیے مسواک اور غسل کریں۔حیض ونفاس والی عورتیں بھی غسل کریں۔اگرکسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں تو وضوکریں۔عورتوں کا احرام ان کے سلے ہوئے کپڑے ہیں حیض ونفاس والی نہ ہوں تو مذکورہ بالا طریقہ پر دورکعت نفل نماز پڑھ کرعمرے کی نیت کرلیں اورلبیک کہہ کر دعا پڑھ لیں مگرعورتیں اتنی دھیمی آواز سے لبیک کہہ کے خودسنیں لیکن غیرمحرم نہ سنیں اور حیض ونفاس والی ہوں تو نماز نہ پڑھیں۔عورت کو حالتِ احرام میں سر چھپانا جائز ہے بلکہ غیرمحرم کے سامنے اورنماز میں فرض ہےاورسر پر کپڑے کی گھٹری بھی رکھنا جائز ہےاور چہرے پر کپڑا ڈالنا حرام ہےلیکن چونکہ نامحرم کے سامنے بے پردہ ہونا جائزنہیں اس لیے پیشانی پر چھجہ جیسی کوئی چیز باندھ کراس پر نقاب اس طرح ڈالیں کہ چہرے کے کسی حصے کو نہ لگےاور چہرے پر چٹائی یا پنکھا اس طرح ڈالنا کہ چہرے کو لگے منع ہے، البتہ دستانے،موزے اور سِلے ہوئے کپڑے پہننا عورتوں کو جائز ہیں اور ان کے لیے احرام کے دوسرے مسائل مردوں کے مثل ہیں۔(حج وزیارت،ص-22)

عورتوں کے حج کا احرام:

عورتیں اگر حالت ناپاکی میں نہ ہوں تو پہلے کی طرح احرام باندھ کر حج کی نیت کریں اور جو عورتیں ناپاکی کی حالت میں ہوں غسل یا صرف وضو کریں اور اپنی قیام گاہ پر ہی حج کی نیت سے احرام باندھ لیں اور طوافِ زیارت کی سعی حج کے بعد طوافِ زیارت کے ساتھ ہی ادا کریں اور ظہر سے پہلے منیٰ میں پہنچ جانا چاہیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات جانے سے پہلے منیٰ میں پانچ نمازیں ادا فرمائی ہیں۔

(حج وزیارت،ص-63)

عورتوں کے لیے چند مختلف امور، تفصیلات یہ ہیں:

(بحوالہ: مسائل ومعلومات حج وعمرہ،ص-109 تا116)

1. عورت بغیر محرم کے حج اور عمرہ نہیں جا سکتی۔ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ اگر عورت پر حج فرض ہو جائے تو محرم ملنے تک حج نہ کرے۔ مرتے دم تک نہ ملے تو وصیت کر کے حج بدل کی۔ وصیت کرنا واجب ہے۔ یہ گناہ گار نہ ہوگی۔

2. عورت کو روزمرہ کی طرح سلے ہوئے کپڑے پہننا جائز ہے۔ مرد کی طرح سر کو کھلا نہ رکھے۔ عورت کو سر ڈھانکنا واجب ہے عورت کو

چاہیے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا رومال باندھے تاکہ سر نہ کھلے لیکن یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ رومال پیشانی پر نہ آئے۔ یہ رومال سر کے بالوں کی حفاظت کے لیے باندھا جاتا ہے تاکہ بال نہ ٹوٹیں۔ وضو کے وقت اس کو کھول کر سر کا مسح کریں کپڑے پر ہی مسح نہ کریں۔

3. تلبیہ آواز سے نہ پڑھیں۔
4. رمل اور اضطباع نہ کریں۔
5. ہجوم میں مردوں سے الگ طواف کریں۔
6. عمرہ کی دوگانہ نماز مردوں کی ہجوم سے الگ جگہ ر پڑھیں۔
7. صفا و مروہ پر ملین واخزین میں نہ دوڑیں۔
8. بال انگلی کی ایک پور کے برابر کاٹ لیں۔ (صفا و مروہ کے سعی کے بعد)
9. گھر سے روانگی کے وقت اگر عورت ایام سے ہے تو اس حالت میں احرام باندھ سکتی ہیں۔ احرام باندھنے کی نیت سے نہا لے۔ ایسی حالت میں اگر غسل نقصان دہ ہے تو وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ احرام کے لیے نماز نہ پڑھیں۔
10. احرام باندھنے کے بعد عورت اگر ایام سے ہو جائے تو احرام ختم نہیں ہوتا ہے، احرام قائم رہتا ہے۔ احرام سے اسی وقت نکلے جب سارے ارکان ادا کر کے بال کٹا لے۔

11. مکہ مکرمہ میں پہنچ کر اپنی رہائش گاہ پر قیام کرے اور مسجد حرام میں نہ جائے۔اس لیے کہ حیض یا نفاس والی عورت کو اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔اس عرصے میں تلبیہ، تکبیر اور تہلیل وتسبیحات پڑھتی رہے۔جب ایام سے فارغ ہو جائے تو پاکی کا غسل کرے اور باوضو حرم شریف جا کر عمرہ کے افعال ادا کرے یعنی طواف کرے دوگانہ نماز دعا پڑھے، زم زم پانی پیئے اور سعی کرے اور بال کاٹے۔

12. اسی طرح اگر 8 ذی الحجہ سے پہلے ایام سے ہو جائے اور اسی حالت میں احرام باندھے حج کی نیت کرے اور تلبیہ پڑھے منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں نمازی نہ پڑھیں۔تلبیہ تکبیر وتہلیل اور تسبیحات پڑھتی ہے۔اگر اب بھی ایام سے ہے تو طوافِ زیارت نہ کرے۔جب پاک ہو جائے تو فوراً طواف زیارت کریں۔

13. حیض کی وجہ سے طواف زیارت اگر اپنے وقت سے مؤخر ہو گیا تو دم واجب نہیں مگر خیال رہے کے طواف زیارت حج کا رکن ہے اس کا کوئی بدل نہیں ہے اور یہ ساقط نہیں ہوتا ہے اور جب تک طواف زیارت نہیں کریں گی حج ادا نہ ہوگا۔

14. اگر طواف کے دوران حیض سے ہو جائے تو طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر آجائے اور سعی چونکہ طواف کے تابع ہے اس لیے سعی بھی نہ

کریں۔ پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کریں۔

15. اگر ایسا ہو کہ طواف کرلیا اور اس کے فوری بعد حیض آ گیا تو اس حالت میں سعی کرنا جائز ہے، کیونکہ سعی کے لیے پاکی لازمی نہیں۔

16. حائضہ عورت نماز نہ پڑھیں بلکہ نماز کا وقت آئے تو وضو کر کے گھر میں مصلیٰ پر بیٹھ کر جتنی دیر نماز میں لگتی ہے اتنی دیر سُبۡحَانَ اللهِ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ، أَسۡتَغۡفِرُ اللهَ الۡعَظِيۡمَ الَّذِیۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَيُّوۡمُ، وَاَتُوۡبُ إِلَيۡهِ پڑھتی رہے تاکہ عبادت کی عادت نہ جاتی رہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ معمور کیے گئے ہیں کہ ان کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ ہو مگر حائضہ کے لیے تخفیف یعنی معاف ہے۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک، ب-1105، ح/1636، جلد اوّل، ص-641)

اگر حیض و نفاس والی عورت کے ہمراہی وطن کے لیے روانہ ہو رہے ہیں تو طوافِ وداع ترک کرنا جائز ہے۔ دم واجب نہیں ہوتا۔ مسجد حرام میں نہ جائے بلکہ کسی دروازے کے باہر کھڑے ہو کر دعا مانگے، خانۂ کعبہ کی دور ہی زیارت کرے اور روانہ ہو جائے۔ (حج وعمرہ، ص-94 / حج و زیارت۔ ص-84)

حج عمرہ کے سفر میں بھی پردہ ہے۔سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ؛ ہم عورتیں حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں تو احرام کی وجہ سے ہم چہروں پر نقاب نہیں ڈالتی تھیں ، جب ہمارے سامنے مرد گزرتے تو ہم اپنی چادر سر کے اوپر لٹکا لیتی تھیں ،اس طرح پردہ کر لیتی تھیں ، پھر جب وہ مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول دیتی تھیں۔

مجاہد سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا سوار ہمارے پاس سے گزرتے تھے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہم میں سے کسی کے سامنے آتے تو وہ اپنی بڑی چادر کو سر سے نیچے کھسکا لیتی اور جب وہ چلے جاتے تو اسے ہٹا لیتے۔

(ابوداؤد شریف،ص-41)

احرام میں منہ چھپانا عورت کو بھی حرام ہے نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔(بہار شریعت،جلد اوّل،ح/ششم،ص-36)

وہ باتیں جو احرام میں حرام ہیں:

عورت سے صحبت کرنا ،شہوت کے ساتھ گلے لگانا ،بوسہ دینا یا چھونا، فحش کلامی کرنا اور گناہ جو ہمیشہ حرام تھے اب اور سخت حرام ہو گئے۔کسی سے

لڑائی جھگڑنا کرنا مگر دین کے لیے جھگڑنا جائز بلکہ حسبِ ضرورت فرض اور واجب ہے، جنگل کا شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا، جنگلی جانور کے انڈے توڑنا، پراُکھیڑنا، پاؤں یا بازو توڑنا، اس کا گوشت یا انڈے پکانا، بھوننا، بیچنا، خریدنا اور کھانا سب حرام ہے۔ کسی کا سر منڈنا، اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا یا دوسرے سے اپنا کٹوانا، سر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا، منہ یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا، کپڑے کی گھٹری سر پر رکھنا، ہاتھ پیر کے موزے اور کسی قسم کے سِلے ہوئے کپڑے پہننا، سر پر عمامہ باندھنا، ایسے جوتے پہننا جس سے درمیان قدم کی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، خالص خوشبو مشک، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دارچینی اور زنجبیل وغیرہ کھانا، عطر اور خوشبودار تیل لگانا، زیتون یا تِل کا تیل اگرچہ بے خوشبو ہوں بدن یا بال میں لگانا، جوں مارنا یا پھینکنا یہ ساری چیزیں حالتِ احرام میں حرام ہے۔

(حج وزیارت، ص-25)

احرام کے مکروہات: بدن سے میل دور کرنا، بال یا بدن صابن وغیرہ سے بے خوشبو کی چیز سے دھونا، کنگھی کرنا، اس طرح کھجانا کے بال ٹوٹنے یا جوں گرنے کا اندیشہ ہو، خوشبودار ڈنٹل کریم پاؤڈر استعمال کرنا، یا خوشبودار میوہ کھانا اور قصداً خوشبو سونگھنا اگرچہ خوشبودار پھل یا پتّا ہو جیسے لیمو، نارنگی اور پودینہ

وغیرہ ۔غلافِ کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا کہ غلافِ کعبہ سر یا منہ سے لگے۔ ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصہ کپڑے سے چھپانا ،رفو کیا ہوا پیوند لگانا کپڑا پہننا،تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا، بازو یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے ہوئے کپڑے میں ہو۔سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی حصے پر بلا عذر پٹی باندھنا، سنگار کرنا، گردن میں چادر لپیٹ کر گرہ دینا، چادر یا لُنگی کے یہ ایک سرے کو دوسرے سرے سے ملا کر سوئی یا پن سے باندھنا یا گرہ دینا اور لنگی باندھ کر کمر پٹہ وغیرہ سے کسنا، یہ ساری باتیں حالت احرام میں مکروہ ہیں ۔(حج و زیارت،ص-27)

مکہ معظّمہ میں داخلہ اور عمرۂ حج کا طریقہ

جب حرم مکہ کے لیے روانہ ہوں تو نہا کر نکلیں تو بہتر ہے۔ جب حرمِ مکہ کے سامنے پہنچے تو سر جھکائے آنکھیں شرمِ نگاہ سے نیچی کئے خشوع وخضوع سے ننگے پاؤں داخل ہوں اور لبیک ودعا کی کثرت رکھے۔

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ جیسے ہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑی تو تین بار اللہ اکبر تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، جو بھی جائز دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ مثلاً ہماری اور تمام مومنین ومومنات (مردوں اور عورتوں) کی بخشش، آخرت میں بغیر حساب جنت الفردوس، ماں باپ وغیرہ کی بخشش، عمر کی درازی، روزی حلال، تندرستی، سلامت ایمان، سلامتی کے ساتھ زندہ رکھنا، جو کچھ میں دعا مانگتا ہوں قبول کر، ایمان کی سلامتی، صحیح عقیدہ، اللہ کی رضا کے لیے دعا کریں۔ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا (یا اللہ میرے علم کو بڑھا) علم کی زیادتی، عمل صالح، بار بار مکہ کی حاضری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، آبِ کوثر کی عنایت، دینا کے عذاب سے بچا، قبر کے عذاب سے بچا، دوزخ کے عذاب سے بچا اور جو بھی دعا مانگتا ہوں اس کو قبول کر وغیرہ۔

طواف کعبہ مکرمہ: مسجدِ حرام میں جانے کے بعد اور طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ دہنا منڈا کھلا رہے اور

چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ پورے سات چکر میں اضطباع کریں۔ عورتیں اضطباع نہ کریں۔ اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کی داہنی طرف رکنِ یمانی کی جانب حجرِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ پورا حجرِ اسود اپنے داہنے ہاتھ کے سامنے رہے، اس جگہ کالے پتھر کی ایک چوڑی پٹی بنی ہوئی ہے، اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑا ہو کر طواف کی نیت کرے۔

اور نیت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ الۡحَرَامِ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ ط

ترجمہ: یا اللہ! میں تیرے بیت الحرام کے سات (7) چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے، پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما لے۔

اس نیت کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی داہنی جانب چلو۔ جب حجرِ اسود بالکل تمہارے منہ کے سامنے ہو تو کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں۔ بِسۡمِ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ أَكۡبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ، کہیں اور دور ہی سے ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کر کے ان کو چومیں، چومنے کے اس عمل کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد طواف شروع کریں، چونکہ یہ عمرے کا طواف ہے اس لیے اس میں اضطباع کے ساتھ رمل بھی سنت ہے۔

جب حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جاؤ تو سیدھے ہولو۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا مت دو۔ پہلے تین پھیروں میں مرد کو رمل کرنا چاہیے یعنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھنا چاہیے۔ شانے ہلاتا ہوا، بہادروں کی طرح چلے، نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے۔ حجرِ اسود سے لے کر حجرِ اسود تک یہ ایک چکر ہوتا ہے۔ جب حجرِ اسود کے پاس پہنچے تو پھر حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اس کی طرح اشارہ کر کے استلام کرنا۔ اسی طرح سات چکر کا مکمل ایک طواف ہوتا ہے۔ شروع سے لے کر سات چکر میں سات بار استلام ہوتا ہے اور آخری بار یعنی سات چکر ہونے کے بعد ایک بار استلام کرنا۔ کل آٹھ بار استلام ہو جائے۔ طواف کے پہلے تین چکر میں رمل کرنا سنت ہے۔ البتہ اضطباع پورے طواف میں سنت ہے۔ طواف ختم ہونے کے بعد چادر دونوں کندھوں پر ڈھانک لیں۔ کندھے کھلے ہوئے نماز نہ پڑھیں یہ مکروہ ہے۔

عورتوں کے لیے رمل اور اضطباع نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت، حج و زیارت اور جنتی زیور)

نوٹ: رمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ششم، ص-49)

اضطباع صرف اسی طواف میں ہے، جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ششم، -49)

عمرہ کرنے والا لبیک کہنا کب موقوف کرے: عطا نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ (سنن ابو داؤد شریف، جلد دوّم، ب-10، ص-36)

طواف کی دعائیں: حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان کی دعا:

(رکن یمانی حجر اسود سے پہلے کونے کو کہتے ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔

لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے، اے بڑے بخشنے والے اور تمام جہاں کے پالنے والے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، جلد اوّل، ص-47)

طواف میں کثرت سے درود شریف اور تلاوت بھی کر سکتے ہیں۔

مقامِ ابراہیم اور نمازِ طواف: طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھی جاتی ہے جس کو دوگانہ طواف بھی کہا جاتا ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (سورۃ البقرہ۔آیت-125)

ترجمہ: اور مقام ابراہیمی کو نماز کی جگہ بناؤ۔

مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔ پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سورہ الفاتحہ) کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمدللہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔ دعا کریں جو مانگنا ہے مانگیں، یہ دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔ اس جگہ کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔ اگر مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ نہ ملی تو کہیں بھی مسجدِ حرام میں جگہ ملے وہیں نماز پڑھیں۔

حدیث:

1۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو سات بار طواف کعبہ کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں۔ بعد ازاں صفا کی جانب چل دیے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ "تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں اچھا نمونہ (عمل) ہے"۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک، جلد اوّل ،ص-603، ب-1029، ح/1519)

2۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے سنا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک،، جلد اوّل ،ص-603، ب-1033، ح/1524)

ملتزم سے لپٹنا: نمازِ طواف کے بعد ملتزم کے پاس آئے، اس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار بھی اس پر رکھے اور دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا دہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں حجرِ اسود کی طرف پھیلائے اور یہ دعا پڑھے۔ **یا واجد، یا ماجد، لا تزل عني نعمة أنعمتها عليّه**

(ترجمہ: اے قدرت والے، اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔ (بہارِ شریعت، ص-50)

حدیث میں فرمایا جب میں چاہتا ہوں جبرئیل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے نہایت خشوع وخضوع، انکساری کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-50)

مسئلہ: ملتزم کے پاس نمازِ واجب الطواف کے بعد آنے کا حکم اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نمازِ واجب الطواف پڑھے۔

(حج وزیارت، ص-55، اور بہارِ شریعت، ص-51، حصّہ ششم)

آبِ زم زم پینے کی دعا: پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّ عَمَلًا صَالِحًا شِفَاءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ

اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور فراخ وکشادہ رزق اور نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا طلب کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں آبِ زم زم کی فضیلت آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زم زم کا پانی میں جس مراد سے پیا جائے اسی کے لیے ہے۔

(بہارِ شریعت، ص-51، حصّہ ششم)

زم زم کا پانی خوراک ہے شکم سیری کے لیے اور شفا ہے بیماری کے لیے۔

(حج وزیارت، ص-38)

نماز کے بعد پیٹ بھر آب زم زم پینا چاہیے۔ کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر بسم اللہ پڑھ کر خوب پیٹ بھر کر کم سے کم تین سانس لے کر پیے۔ ہر مرتبہ نگاہ کو بیت اللہ کی طرف اٹھائے۔ ہر مرتبہ پینے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ کہے۔ اپنے اوپر بھی زم زم ڈالے غسل اور وضو کرنا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

(بہارِ شریعت، ص-51)

قیامت کی پیاس سے بچنے کے لیے، دنیا، قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لیے، بغیر حساب و کتاب جنت فردوس کے لیے، وسعتِ رزق، شفائے اِمراض، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھنے کے لیے، علم کے بڑھنے کے لیے، اپنی اور والدین کی اور کل مومنین اور مومنات کی بخشش کے لیے اور علم بڑھنے کے لیے وغیرہ دعائیں کریں۔ آب زم زم پینے کے بعد صفا و مروہ کی سعی کریں۔

سعی اور احکامِ سعی: سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں اور یہ واجب ہے۔ صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے سعی واجب ہے پہلے طواف کرنا بعد میں سعی کرنا۔ صفا کی پہاڑی چڑھ جانے کے بعد اور سعی شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔ (حج وزیارت، ص-56)

اَبۡدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِہٖ اِنَّ الصَّفَا وَ الۡمَرۡوَۃَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰہِ ۚ فَمَنۡ حَجَّ الۡبَیۡتَ اَوِ اعۡتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِ اَنۡ یَّطَّوَّفَ بِہِمَا وَ مَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَاِنَّ اللّٰہَ شَاکِرٌ عَلِیۡمٌ ○

سعی کی نیت: قبلہ رخ ہو کر یہ نیت کریں۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡٓ أُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ سَبۡعَۃَ أَشۡوَاطٍ ط لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَ تَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ.

اے اللہ! میں صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے۔ بس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما دے۔

میلین اخضرین: ہر چکر میں مرد حضرات کو میلین اخضرین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا سنت ہے۔ ہرے لائٹ لگے ہوئے رہتے ہیں ان کے درمیان آہستہ دوڑنا چاہیے۔ صفا و مروہ کی طرف چلنے کے بعد کچھ فاصلہ پر دو سبز ٹیوب لائٹ لگی ہیں اور ان دونوں کھمبوں کا رنگ بھی سبز ہے، میلین اخضرین کا مطلب دو سبز نشان ہیں۔ عورتوں کے لیے دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔

صفا ومروہ پر کثرت سے دعا مانگیں قبول ہوتی ہیں۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک ایک چکر۔ ایسے سات چکر لگانا چاہیے آخری چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ دعا بار بار پڑھیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ، لَہُ الۡمُلۡكُ وَلَہُ الۡحَمۡدُ، یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا، ذُو الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ، بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ۔

قرآنِ مجید میں صفا و مروہ کا ذکر:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ: صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج و عمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والا والوں کا اللہ تعالیٰ قدر دان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت-158)

حلق یا قصر: طواف و سعی کے بعد حلق کریں یعنی سارا سر منڈا وا دیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پور بال کتروائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر منڈنے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل۔ حصّہ ششم، ص-55 اور 56)

حلق یا قصر صرف حدودِ حرم میں کرایا جائے۔ حدودِ حرم سے باہر کرایا تو دم واجب ہوگا۔ (مسائل و معلومات، حج و عمرہ، ص-65)

عورتیں پورے سر کے بال انگلی کے پُور کے مقدار برابر کترا لیں، کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں۔

(حج وزیارت، ص-59)

حلق یا قصر کرتے وقت یہ دعا پڑھتے رہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(حج وزیارت، ص-75، بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-76)

حج کا طریقہ اور اس کے ارکان

حج کے فرائض

(بحوالہ۔ بہارشریعت جلد اوّل، ص-13، حصہ ششم)

حج میں یہ چیزیں فرض ہیں۔

1. احرام
2. وقوف عرفہ یعنی نوی ذی الحجہ کو "عرفات" میں ٹھہرنا۔
3. طوافِ زیارت
4. نیت
5. ترتیب
6. ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔

حج کے واجبات:

(بحوالہ۔ بہارشریعت جلد اوّل، ص-14، حصہ ششم)

1. میقات سے احرام باندھنا یعنی میقات سے بغیر احرام باندھے آگے نہ گزرنا۔ اور اگر میقات سے پہلے ہی احرام باندھ دیا جائے تو جائز ہے۔
2. صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اس کو "سعی" کہتے ہیں۔
3. سعی کو صفا سے شروع کرنا۔

4. اگر عذر نہ ہو تو پیدل سعی کرنا۔

5. میدان عرفات میں وقوف کیا جاتا ہے۔تو اتنی دیر تک وقوف کرے کہ آفتاب غروب ہو جائے خواہ آفتاب ڈھلتے ہی شروع کیا تھا یا بعد میں غرض غروب آفتاب تک وقوف میں مشغول رہے۔

6. مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

7. مغرب وعشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں مزدلفہ پہنچ کر پڑھنا۔

8. تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا یعنی دسویں ذوالحجہ کو صرف ''جمرۃ العقبہ'' پر اور گیارہویں وبارہویں ذوالحجہ کو تینوں جمروں پر کنکریاں مارنا۔

9. جمرۃ العقبہ کی رمی پہلے دن سر منڈانے سے پہلے ہونا۔

10. احرام کھولنے کے لیے سر منڈانا یا بال کتروانا۔

11. یہ سر منڈانا یا بال کتروانا ایام نحر یعنی دسویں، گیارہویں اور بارہویں ذوالحجہ کی تاریخوں کے اندر ہو جانا اور سر منڈانا یا بال کتروانا منیٰ یا حرم کی حدود کے اندر ہونا

12. قران یا تمتع کرنے والے کو قربانی کرنا اور سر منڈانا یا بال کتروانا۔

13. اور اس قربانی کا حدود حرم اور ایام نحر میں ہونا۔

14. طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام نحر میں ہو جانا۔عرفات سے واپسی میں جو طواف کیا جاتا ہے۔اس کا نام ''طواف زیارت'' ہے اور اس طواف کو ''طوافِ افاضہ'' بھی کہتے ہیں۔

15. طواف ''حطیم'' کے باہر ہونا۔

16. داہنی طرف سے طواف کرنا یعنی کعبہ معظّمہ طواف کرنے والے کے بائیں جانب ہو۔

17. عذر نہ ہو تو پاؤں سے چل کر طواف کرنا چاہیئے، عذر ہو تو سواری پر بھی طواف کرنا جائز ہے۔

18. طواف کرنے میں باوضو اور باغسل ہونا۔ طواف کرتے وقت ستر چھپا ہونا۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔

19. طواف کے بعد دو رکعت نماز ''تحیہ الطواف'' پڑھنا۔

20. کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر منڈوانا اور اور طواف زیارت کرنا۔ یہ عمل درست ترتیب ہے۔

21. طوافِ صدر یعنی میقات سے باہر کے رہنے والوں کے لیے رخصت کا طواف کرنا۔

22. احرام کے ممنوعات مثلاً سلا ہوا کپڑا پہننے اور منھ یا سر چھپانے سے بچنا۔

23. وقوف عرفہ کے بعد سر منڈوانے تک جماع نہ کرنا۔

24. اگر حج کرنے والی حیض و نفاس سے ہے اور طہارت سے پہلے قافلہ روانہ ہو جائے گا تو اس پر طوافِ رخصت نہیں۔

حج کی سنتیں:

(بحوالہ۔ بہار شریعت، جلد اوّل، ص-15، حصہ ششم)

1. طوافِ قدوم یعنی میقات کے باہر سے آنے والا مکہ معظّمہ پہنچ کر سب میں پہلا جو طواف کرے اس کو "طواف قدوم" کہتے ہیں۔ طواف قدوم مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے متمتع کے لیے نہیں۔
2. طواف کو حجرِ اسود سے شروع کرنا۔
3. طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا یعنی شانہ ہلا ہلا کر اور چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر چلنا۔
4. صفا اور مروہ کے درمیان دو سبز رنگ کے نشانوں پر دوڑنا۔
5. آٹھویں ذی الحجہ کو فجر کے مکہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہونا تاکہ منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء- فجر پانچ نمازیں پڑھ لی جائیں۔
6. آفتاب نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کو روانہ ہونا۔
7. عرفات میں ٹھہرنے کے لیے غسل کر لینا۔
8. عرفات سے واپسی میں مزدلفہ میں رات گذارنا۔
9. آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ نکلنا چاہیے۔
10. دس اور گیارہ کے بعد جو دونوں راتیں ہیں ان کو منیٰ میں گزارنا اور اگر تیرھویں کو منیٰ میں رہا تو بارھویں کے بعد کی رات کو بھی منیٰ میں رہے۔

حج کے ایّام:

حج کے پانچ ایام ہیں، ذی الحجہ کی آٹھویں، نویں، دسویں، گیارھویں اور بارھویں کی تاریخ کو"حج کے ایام" کہا جاتا ہے۔

آٹھویں (8) ذی الحجہ۔حج کے پہلے دن مکہ سے منیٰ کو روانگی کا طریقہ:

(احرام باندھنا)

فجر کی نماز کے بعد غسل یا وضو کر کے احرام کے کپڑے پہن لینا اور مسجد حرام میں جا کر دو رکعت نمازِ احرام کی نیت سے پڑھیں، اور سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹا کر یوں نیت کریں۔نیت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ،

اے اللہ میں حج کی نیت کرتا ہوں پس اس کا ادا کرنا مجھ پر آسان کر اور میرا حج قبول فرما۔

نیت کے بعد تین بار تلبیہ پڑھنا۔

"لَبَّیۡكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ، لَبَّیۡكَ لَا شَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ، اِنَّ الۡحَمۡدَ، وَالنِّعۡمَةَ، لَكَ وَالۡمُلۡكَ، لَا شَرِیۡكَ لَكَ" (لبیک کے بعد احرام کی پابندیوں پر عمل کریں)

منیٰ میں آٹھ (8) ذی الحجہ کو ظہر، عصر، مغرب اور عشاء ادا کرنا اور نویں تاریخ کو فجر کی نماز منیٰ میں پڑھنا۔

نویں (9) ذی الحجہ۔حج کے دوسرے دن کی تفصیل:

منیٰ میں فجر کی نماز ادا کر کے عرفات کو روانہ ہونا۔

عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز:

یہاں پر وضو کر کے دو پہر ڈھلتے ہی مسجدِ نمرہ جائیں اور جو عرفات کے قریب ہے، وہاں ظہر اور عصر کی نماز، ظہر کے وقت ملا کر پڑھیں۔ یہاں پر ایک اذان اور دو اقامتیں ہیں لیکن مسجدِ نمرا کی حاضری آسان نہیں۔ میدانِ عرفات میں جس نے ظہر اکیلے یا اپنی خاص جماعت سے پڑھی اس کو وقت سے پہلے عصر پڑھنا جائز نہیں بلکہ وہ ظہر کو ظہر کے وقت پڑھیں اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھیں۔

(بہارِ شریعت جلد اوّل، حصہ ششم، ص-63، جنتی زیور، ص-286، مسائل معلومات، حج وعمرہ، ص-126)

میدانِ عرفات میں قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا کرنا:

ترمذی شریف کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "سب سے بہتر چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء نے کہی، وہ یہ ہے۔"

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(حج وزیارت، ص-67)

کھڑے ہو کر دعا کریں، ہاتھ اٹھا کر استغفار کریں، مغفرت اور جنت الفردوس کے لیے دعائیں کریں، گھر والوں کے لیے، خاندان اور مسلمانوں کی مغفرت کے لیے، والدین کی مغفرت، جو لوگ مرے ہیں ان کے لیے دعا کریں۔علم اور نیک عمل کے لیے تندرستی کے لیے، حیاتی بڑھانے کے لیے جو بھی دعا کریں قبول ہوگی۔ یہ بہت بڑا دن ہے۔اسلام اور مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔عرفات حج کا عین رکن ہے، کثرت سے درود پڑھیں تلاوت کریں۔ زیادہ وقت کھڑے رہیں اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ جائیں۔عرفات میں رحمتیں نازل ہوتی ہیں بندوں کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔عصر کی نماز سے غروبِ آفتاب تک خوب دعائیں کریں، دعا ضرور قبول ہوگی۔

عرفات میں تسبیحات ودعائیں:

(1) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

100 مرتبہ

(2) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ 100 مرتبہ

(3) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ 100 مرتبہ

حزبِ اعظم میں حدیث مذکور کو تین دعاؤں کے ساتھ مندرجہ ذیل کا اضافہ ہے۔

(1) سوّم کلمہ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَکْبَرُ۔ 100 مرتبہ

(2) استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ 100 مرتبہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر وقوف میں مشغول ہو جاتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ اَللهُ أَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللهُ أَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللهُ أَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ. اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْوٰی، وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی.

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کی سب تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے سب تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے۔ اے اللہ! تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دے دے اور مجھے پاک وصاف تقویٰ کے ذریعہ کر دے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت کر دے۔

غروبِ آفتاب کے بعد تلبیہ پڑھتے ہوئے مزدلفہ کے لیے نکلیں۔

(جنتی زیور، سنی، ص-286)

وقوفِ مزدلفہ (مشعرالحرام): یہ واجب ہے۔

سورج ڈوبنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں اور راستہ بھر ذکر، درود شریف، دعا اور لبیک میں مصروف رہیں اور جب مزدلفہ داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔ اے اللہ! میرے گوشت، ہڈی، چربی، بال اور تمام اعضاء کو جہنم پر حرام کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ یہاں پر کثرت سے لبیک، ذکر، درود و دعائیں کریں۔ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(بحوالہ: حج و زیارت۔ مفتی جلالالدین احمد امجدی، ص-69)

مزدلفہ میں نمازوں کا طریقہ:

یہاں پر عشاء کے وقت مغرب کی نماز کی نیت سے مغرب نماز پڑھیں۔ اس کے بعد کے فوراً عشاء کی نماز پڑھیں۔ پھر اس کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھیں۔ اگر امام کے ساتھ جماعت نہ ملے تو اپنی جماعت بنا لو اور نہ ہو سکے تو تنہا پڑھیں۔ مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل حصہ ششم، ص-69)

حدیث:

حضرت سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی۔ (سنن ابوداؤد شریف، حصہ دوّم، ب-46،ص-74)

حدیث:

حضرت ابن ابی ذئب نے اسے زہری سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہوئے کہا کہ ایک ہی اقامت کے ساتھ دونوں نمازوں کو پڑھا۔

(سنن ابوداؤد شریف، حصہ دوّم، ب-46،ص-74)

حدیث: امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی اقامت کافی ہے۔ (سنن ابوداؤد شریف، حصہ دوّم، ب-46،ص-74)

رات میں مزدلفہ میں قیام کرنا۔ یہ رات شبِ قدر سے افضل ہے۔ یہاں سے 70 کنکریاں چن لیں۔ فجر کے بعد منیٰ کو نکلیں۔

مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا چاہئیے۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک، ب-1061، ح/1571، جلد اوّل، ص-620)

دسویں (10) ذی الحجہ- حج کی تیسرے دن کی تفصیل:

فجر کی نماز کے بعد اور سورج نکلنے میں دو رکعت پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ اگر سورج نکلنے کے بعد روانہ ہوں تو بُرا ہے مگر دَم واجب نہیں۔ (حج و زیارت ،ص- 71) مزدلفہ سے منیٰ سات (7) کلومیٹر پر واقع ہے۔ یہاں سے حج کمیٹی سے جانے والوں کے لیے بس کی سہولت کے امکانات کم ہیں، البتہ ریلوے سے جا سکتے ہیں۔ یہاں ریلوے اسٹیشن تک پیدل چل کر جانا پڑتا ہے۔ یہاں سے ٹیکسی وغیرہ ملنا بہت مشکل ہے۔ پرائیویٹ ٹور جانے والے ان کے معاملات ان سے طئے کر کے بس کا انتظام وغیرہ کے بارے میں تحقیق کرلیں تو بہتر ہے۔

منیٰ پہنچ کر جمرۂ کبریٰ یعنی بڑے شیطان (جمرۃ العقبہ) کو سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔ زوال سے پہلے کنکریاں مارنا افضل ہے۔

شیطان کو کنکریاں مارنے کی دعا: بِسۡمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ أَکۡبَرُ رَغۡمًا لِلشَّیۡطَانِ وَرِضَاءً لِلرَّحۡمٰنِ.

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہ (کنکریاں) شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لیے مارتا ہوں“۔ کنکری کو انگوٹھے اور کلمے کو انگلی سے پکڑنا مستحب ہے۔

شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ موقوف کریں۔ (بہارِ شریعت ،جلد اوّل ،حصہ ششم ،ص-74)

کنکریاں مارنے کا وقت : آج 10، ذی الحجہ کو صرف بڑے شیطان کو کنکریاں مارنی ہے۔ چھوٹے اور بیچ کے شیطانوں کو آج کنکریاں نہیں مارنی ہے۔ اس کا وقت آج دسویں کی صبح سے گیارھویں کی صبحِ صادق تک ہے، لیکن سورج نکلنے کے بعد سے زوال تک کنکریاں مارنا سنت ہے۔ زوال کے بعد سے سورج ڈوبنے تک مارنا جائز ہے اور سورج ڈوبنے کے بعد سے صبح صادق تک مکروہ ہے۔ لیکن کمزور اور بیمار لوگ، عورتیں ہوں یا مرد، اگر دن میں کنکریاں نہ مار سکیں تو رات میں مارے۔ خیال رکھیں کہ اگر ہجوم یا تھکاوٹ وغیرہ کی وجہ سے کسی تندرست مرد یا عورت کی طرف سے کوئی وکیل یا قائم مقام بن کر کنکری مارے تو اس کی طرف سے ادا نہ ہوگی۔ ایسا کرنے سے دم لازم آئے گا، ہاں اگر اتنا بیمار ہو کہ جمرہ تک سواری پر بھی نہ جا سکتا ہو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بنائے تو اس صورت میں دم لازم نہ ہوگا۔ (حج وزیارت، ص-72)

کنکریاں مارنے کا طریقہ: کنکریاں مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ اس طرح کھڑے ہوں کہ کعبہ شریف بائیں ہاتھ کی طرف ہو اور منیٰ دائیں طرف اور منہ جمرہ کی طرف۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی سے پکڑیں اور خوب اچھی طرح ہاتھ اٹھا کر بغل کی رنگت ظاہر ہو۔ اس طرح سات کنکریاں ایک ایک کر کے ماریں، ساتوں کو ایک ساتھ ہرگز نہ ماریں اور کنکریاں جمرہ

تک پہنچے ۔پہلی کنکری سے لبیک بند کریں پھر جب سات پوری ہو جائے تو وہاں نہ ٹھہریں، ذکرو دعا کرتے ہوئے فوراً پلٹ آئیں۔

(حج وزیارت،ص-73)

قربانی اورحجامت (واجب):

دس ذی الحجہ کو یہاں بقرعید کی نماز نہیں پڑھی جائے گی۔

کنکریاں مارنے سے فارغ ہوکر حج کے شکرانہ قربانی کی جائے گی۔یہ مرداورعورت پر واجب ہے۔اگر قربانی 10 ذی الحجہ کو دے رہے ہیں تو وقت دیکھ لیں اوراس کے ایک یا دو گھنٹے کے بعد حجامت بنائیں یعنی سر منڈائیں یا بال کتروائیں اورعورتوں کو پورے سر کے بال انگلی کے پور کی مقدار کے برابر کترنا مستحب ہے۔(درِمختار) اور چوتھائی سر کے بال انگلی پُور کی مقدار پر برابر برابر کترنا واجب ہے مگر کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں کہ یہ حرام ہے۔مرد لوگ اگر بال کتروائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں سے چوتھائی کا انگلی کے پور کے مقدار برابر برابر کترانا واجب ہے،اس کو ''قصر'' کہتے ہیں۔سر کے تمام بال نکالنا اس کو ''حلق'' کہتے ہیں۔اور سر منڈوانے یا بال کترانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی اگر بارھویں ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائی تو قربانی کا دم لازم آئے گا۔(حج وزیارت ص-76) حجامت کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہوگئیں۔اب نہا دھو کر سِلے ہوئے کپڑے پہن سکتے ہیں۔طوافِ

زیارت فرض ہے، اس کے پہلے بیوی سے صحبت کرنا حلال نہیں ہوگا۔

(حج وزیارت، ص-76، درِمختار)

گیارھویں (11) ذی الحجہ، حج کے چوتھے دن کی تفصیل (واجب):

آج تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہے۔(زوال کے بعد سے افضل ہے) آج جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان سے شروع کریں۔ سات کنکریاں پہلے کی طریقہ پر دعا پڑھ کر ماریں، کنکریاں مار کر کچھ آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو ہوکر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں۔ پھر جمرہ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان پر جا کر رمی جمار (یعنی کنکریاں مارے) اور دعا اسی طرح کریں۔ پھر بڑے شیطان پر جا کر جس کو جمرۂ کبریٰ یہ اور جمرۂ عقبہ بھی کہتے ہیں، سات کنکریاں ماریں مگر وہاں ٹھہرے نہیں بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دعا کریں۔ اگر دسویں تاریخ کو طوافِ زیارت نہیں کیے ہیں تو آج کریں اور منیٰ میں آکر رات گزاریں۔

بارھویں (12) ذی الحجہ، حج کے پانچویں دن کی تفصیل (واجب):

آج بھی تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنی ہے۔(زوال کے بعد سے افضل ہے) زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو گیارہویں تاریخ کے مثل کنکریاں ماریں پھر سورج ڈوبنے سے پہلے مکہ شریف کی طرف روانہ ہوجائیں کہ غروب کے بعد جانا معیوب (خراب) ہے۔

اگر بارویں ذی الحجہ کو منیٰ میں رُکیں تو تیرہویں تاریخ کو تینوں شیطانوں

کو کنکریاں ماریں۔(زوال کے بعد کنکریاں مارنا افضل ہے) کنکریاں مار کر مکہ شریف کی طرف روانہ ہو جائے۔اور تیرویں کو کنکری مارے بغیر جانا جائز نہیں۔اگر جائے تو دم یعنی ایک قربانی کا کفّارہ واجب ہوگا۔ تیرویں کو کنکری مارنے کا وقت صبح سے سورج ڈوبنے تک ہے مگر صبح سے سورج ڈھلنے تک مکروہ ہے۔لحاظہ اگر کسی نے تیرویں کو دوپہر سے پہلے کنکری ماری تو ادا ہو جائیگی لیکن زوال کے بعد مارنا سنت ہے۔

(حج وزیارت،ص-78)

طوافِ زیارت (فرض)

قربانی اور حجامت سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج ہی دسویں (10) ذی الحجہ کو مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کریں اور رات گزارنے کے لیے منیٰ واپس آجائیں۔قارن و مفرد طواف قدوم میں اور متمتع احرامِ حج کے بعد کسی نفل طواف میں اگر طواف زیارت کی سعی کر چکے ہوں تو اس طواف کے بعد سعی نہ کریں۔اور اگر پہلے سعی نہ کی ہو اور احرام کی چادریں بدن پر ہوں تو اضطباع و رمل کے ساتھ طواف کے بعد سعی کریں۔اور اگر احرام کی چادریں بدن پر نہ ہوں تو صرف سعی کریں اس صورت میں طواف کے اندر رمل و اضطباع نہیں۔اور سر منڈانے یا کتروانے کے بعد طوافِ زیارت کی سعی کی ہو تو پھر دوبارہ حجامت کی ضرورت نہیں۔

اگر دسویں کو طوافِ زیارت کا موقع نہ مل سکے تو بارویں کی مغرب سے پہلے تک کر سکتے ہیں لیکن دسویں کو نہ کر سکنے کی صورت میں گیارویں کو یہ طواف کر لینا بہتر ہے۔ بعض لوگ ناتجربہ کاری کی بنا پر آنے جانے کی پریشانی سے بچنے کے لیے بارہویں کی شام کو اس طواف کا پروگرام بناتے ہیں لیکن جب بارویں کو زوال کے بعد کنکری مار کر موٹروں پر چلتے ہیں تو بے انتہا ہجوم کے سبب مغرب سے پہلے نہیں پہنچ پاتے اس طرح ان پر دم لازم آجاتا ہے اور گنہگار بھی ہوتے ہیں۔ ہاں اگر زوال کے بعد فوراً کنکری مار کر پیدل چل پڑیں تو مغرب سے پہلے طوافِ زیارت کر سکتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں بھی اچانک بیماری وغیرہ کے سبب وقت پر نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لیے مناسب یہی ہے کہ دسویں یا گیارہویں کو طوافِ زیارت سے فارغ ہو جائیں اور دسویں کو جائیں یا گیارہویں کو بہر صورت واپس آکر رات منیٰ ہی میں گزاریں۔ طوافِ زیارت کے بعد بیوی حلال ہوگئی اور پورا حج ہوگیا کہ اس کا دوسرا فرض یہ طواف تھا۔

عورتوں کے لیے بھی یہ طوافِ زیارت فرض ہے لیکن حیض یا نفاس کی وجہ سے اگر بارہویں تک نہ کر سکیں تو ان پر کوئی دم یا کفارہ لازم نہیں آئے گا۔ وہ جب بھی پاک ہوں طوافِ زیارت کر لیں ہاں اگر حیض و نفاس کے علاوہ کسی دوسرے عُذر بیماری وغیرہ کی وجہ سے بارہویں کے غروب آفتاب کے بعد طوافِ زیارت کریں گی تو مردوں کی طرح ان پر بھی دم لازم آئے گا۔

(حج و زیارت، ص-76)

مسئلہ: طوافِ زیارت کے بعد عورتیں حلال ہو جائیں گی اور حج پورا ہو گیا کہ اس کا دوسرا رکن یہ طواف تھا اور اگر طواف زیارت نہ کیا تو عورتیں حلال نہ ہوں گی اگرچہ برسیں گزر جائیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-78)

طوافِ وداع (طوافِ رخصت، طوافِ صدر):

طوافِ وداع کو رمل واضطباع اور سعی کے بغیر ادا کریں۔ یہ باہر والوں پر واجب ہے۔ طواف کے بعد حسب دستور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں پھر زمزم پر پہنچے اور خوب سیر ہو کر پئیں اور کچھ پانی سر، چہرے اور بدن پر ڈال کر اس سے مسح کریں۔ پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر قبولِ حج اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور یہ دعا مانگیں ''السَّائِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ مَغْفِرَتِكَ وَ يَرْجُوْ رَحْمَتَكَ'' ترجمہ: ''تیرے دروازے پر سائل تیرے فضل و مغفرت کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔''
اس کے بعد ملتزم کے پاس آکر اس سے لپٹ جائیں۔ سینہ، پیٹ اور رخسار دیوار پر رکھیں اور غلافِ کعبہ پکڑ کر دعا کریں، درود شریف اور ذکر کی کثرت کریں کہ ہمیں بیت الحرام کی حاضری بار بار عطا فرما پھر حجر اسود کو بوسہ دیں اور گڑگڑا کر عاجزی کے ساتھ گناہوں کی بخشش کی دعا مانگیں، حج مبرور کی دعا مانگیں، دنیا کے عذاب سے قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کی اور بغیر وحساب

کتاب جنت الفردوس کی دعا مانگیں۔ماں باپ اور اُمت کے مغفرت کی دعا مانگیں،زیادہ علم کے لیے دعا مانگیں۔اس کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے الٹے پاؤں چلیں یا سیدھے چلیں اور پھر کر حسرت سے کعبہ شریف کی طرف دیکھتے ہوئے اوراس کی جدائی پر روتے ہوئے مسجد حرام سے پہلے بایاں پیر باہر نکالیں اور دعا کریں کہ بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ ہواوراس کی طرف لوٹنا پھر ہمیں نصیب فرما۔اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوران کی آل واصحاب پر درود وسلام بھیجتے ہوئے باہر آئے۔(کتاب حج وزیارت،تصنیف فقیہ ملت۔الحاج مفتی جلال الدین احمد امجدی،ص-81)

نوٹ:طوافِ وداع کے بعد مسجد حرام میں جانا۔نمازیں ادا کرنا،موقع ہوتو دعا اور دوبارہ طواف کرنا بالکل جائز ہے۔

حدیث:حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ لوگ مامور کیے گئے ہیں کہ ان کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ ہومگر حائضہ کے لیے تخفیف (معاف) ہے۔

(بخاری شریف،کتاب المناسک،جلد اوّل ص-641،ب-1105،ح-1635)

نوٹ:روانگی کے وقت عورتیں اگر حیض ونفاس میں مبتلا ہوں تو طوافِ وداع نہ کریں بلکہ مسجد کے باہر دروازے پر کھڑی ہوکر دعا کریں اور نہایت دردوغم کے ساتھ کعبہ شریف کوالوداع کہیں۔(حج وزیارت،ص-84)

یہاں پر حج کے ارکان مکمل ہوتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں قیام اور اضافی عمرے

حج سے فارغ ہو کر تیرویں (13) تاریخ کے بعد جب تک مکہ شریف میں ٹھہریں، اپنے ماں باپ، استا، پیر، رشتہ دار، خصوصاً سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم، ان کے اصحاب اہلِ بیت اور دیگر بزرگانِ دین کی طرف سے جس قدر ہو سکے عمرے کرتے رہیں۔ اس کی فضیلت بہت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مکہ شریف سے جعرانہ یا تنعیم (مسجدِ عائشہ رضی اللہ عنہا) جائیں، وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لیں۔ طواف شروع کرتے وقت حجرِ اسود کو بوسہ لیتے ہی لبیک بند کر دیں۔ رمل و اضطباع کے ساتھ طواف کریں، پھر حسبِ دستور سعی کرنے کے بعد سر منڈوائیں یا کتروائیں۔ بس عمرہ ہو گیا۔ اگر بال نہ ہوں تو سر پر استرا پھروائیں۔ جعرانہ مسجدِ حرم سے تقریباً 28 کلومیٹر پر ہے۔ وہاں سے احرام باندھنے کو "بڑا عمرہ" کہتے ہیں اور تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا) یہ مسجدِ حرام سے تقریباً سات (7) کلومیٹر پر ہے، وہاں سے احرام باندھنے کو "چھوٹا عمرہ" کہتے ہیں۔ (حج وزیارت، ص-80)

حج کی ادائیگی میں سرزد ہونے والی غلطیاں اور ان کے کفارے

(بحوالہ: حج وزیارت، ص-84 تا 93)

1. حج کے بعض غلطیوں کے کفارے اپنے اپنے مقام پر بیان کیے گئے ہیں اور بعض غلطیوں کے کفارے یہاں بیان کیے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ

اگر قصداً بلا عذر غلطی کرے تو کفارہ بھی واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔ لہٰذا اس صورت میں توبہ بھی واجب ہے یعنی کفارہ کے ساتھ جب بھی توبہ بھی نہ کرے پاک نہ ہوگا۔ اور اگر بھول کر یا کسی عذر سے ہے تو کفارہ کافی ہے۔ یعنی غلطی کا کفارہ بہرِ حال ہے۔ قصداً ہو یا بُھول چُوک سے، اس کا جرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہو یا مجبوراً، سوتے میں ہو یا جاگتے میں، نشہ اور بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں اس نے خود کیا ہو یا اس کے حکم سے دوسرے نے کیا ہو۔ (بہارِ شریعت)

2. خوشبو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں چاہے عضو کے تھوڑے ہی حصے میں ہو یا کسی بڑے عضو پر لگائی جیسے سر، منہ، پنڈلی وغیرہ تو خوشبو چاہے تھوڑی ہی ہو ان دونوں صورتوں میں دم ہے۔ اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصے میں لگائی تو صدقہ ہے۔ احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی، اب احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگی تو کفارہ نہیں۔ روغن، چنبیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں ہے۔ تل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے، اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو۔ البتہ ان کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے دم وغیرہ واجب نہیں۔ تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کے مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ۔ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو

بہر حال دم ہے۔ خوشبو سونگھی، پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، چمیلی، بیلے اور جوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں لیکن احرام کی حالت میں خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔ تمبا کو کھانے والے احرام کی حالت میں خوشبودار تمبا کو نہ کھائیں اور حالت احرام میں خمیرہ تمبا کو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

3. حالتِ احرام میں سلا ہوا کپڑا چار پہر یعنی ایک رات یا ایک دن یا بارہ (12) گھنٹے پہنا تو دم واجب ہے اور اس سے کم میں صدقہ چاہے تھوڑی ہی دیر پہنا ہو۔ اور اگر لگا تار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دم واجب ہے جبکہ یہ لگا تار پہننا ایک ہی طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر اور اگر ایک دن بلا عذر تھا اور دوسرے دن عذر سے تو دو کفارے واجب ہوں گے۔ اگر سِلا ہوا کپڑا پہنا اور اس کا کفارہ ادا کر دیا مگر اتارا نہیں، دوسرے دن بھی پہنے رہا تو دوسرا کفارہ واجب ہے۔ احرام والے نے دوسرے احرام والے کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو پہننے والے پر کفارہ ہے اور پہنانے والے پر کچھ نہیں۔ مرد یا عورت نے چہرہ پورا یا چوتھا ہی چھپایا یا مرد نے پورا یا چوتھائی سر چھپایا تو بارہ گھنٹے یا زیادہ لگا تار چھپانے میں دم ہے اور کم میں صدقہ۔ سوتے میں ہو یا جاگتے میں قصداً یا بھول کر بہرِ صورت کفارہ واجب ہے اور اگر چوتھا ہی سے کم کو بارہ گھنٹے تک چھپایا تو صدقہ ہے۔ اور بارہ گھنٹے سے کم میں کفارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ حالتِ احرام میں سر پر کپڑے

کی گٹھری رکھنا بھی سر چھپانے کے حکم میں ہے۔ یعنی دم یا صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر غلّہ کی گٹھری یا برتن وغیرہ رکھ لیا تو کچھ نہیں۔ ایسا جوتا پہننا جو درمیان قدم کے ابھری ہوئی ہڈی کو چھپاتا ہے تو بارہ گھنٹے پہننے میں دم ہے اور اگر اس سے کم میں صدقہ۔ احرام کی حالت کی بنیان پہننا بھی جائز نہیں۔ اور عورتوں کو سِلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے۔

4. سر یا داڑھی کے چوتھائی بال یا زیادہ کسی طرح دور کیے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔ پوری گردن یا پوری ایک بغل میں دم ہے اور کم میں صدقہ چاہے آدھی یا زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ یہی حکم زیر ناف کا بھی ہے اور دونوں بغلیں پوری منڈائے تب بھی ایک ہی دم ہے۔

(درِمختار اور در المختار)

5. مونچھ اگر چہ پوری منڈوائے یا کتروائے صدقہ ہے۔ روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے سے یا کھجانے یا کنگا کرنے میں بال گر گئے تو اس پر بھی صدقہ ہے اور بعض نے کہا کہ دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا ہے۔ اپنے آپ یا ہاتھ لگائے بغیر بال گر جائے یا بیماری سے تمام بال گر پڑے تو بھی کچھ نہیں۔ عورت پورے یا چوتھائی سر کے بال منڈائے یا انگلی کے پور کے مقدار برابر کترے تو دم ہے اور کم میں صدقہ۔ (انوار البشارت)

6. ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن کاٹے یا بیسوں ایک ساتھ تو دم

ہے اور اگر کسی ہاتھ پاؤں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے چار چار ناخن کترے تو سولہ (16) صدقے دے، مگر جب کہ صدقوں کی قیمت ایک دم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے یا دم دے۔ اگر ایک ہاتھ پاؤں کہ پانچوں ناخن ایک بیٹھک میں اور دوسرے کے پانچوں دوسری بیٹھک میں کترے تو دو دم ہیں اور چاروں ہاتھ پاؤں کے چار بیٹھک میں تو چار دم۔ کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا اس کا بقیہ کاٹ لینا کچھ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری اور بہارِ شریعت)

7. شہوت کے ساتھ بوسہ لینے، گلے لگانے اور بدن چھونے میں دم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔ اور یہ باتیں عورت کے ساتھ ہوں یا مرد کے ساتھ ، دونوں کا ایک حکم ہے اور مرد کی ان باتوں سے اگر عورت کو لذت آئے تو اس پر بھی دم ہے۔ احتلام یا خیال جمانے سے انزال ہو جائے تو کچھ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

8. وقوف عرفہ سے پہلے ہم بستری کی تو حج فاسد ہو گیا۔ اسے حج کی طرح پورا کر کے دم دے اور آئندہ سال اس کی قضا کرے۔ عورت بھی اگر حج کے احرام میں تھی تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ وقوف عرفات کے بعد ہم بستری کرنے سے حج تو نہ جائے گا مگر حجامت اور طوافِ زیارت سے پہلے کیا تو بدنہ ہے یعنی اونٹ یا گائے کی قربانی کا کفارہ لازم ہوگا اور حجامت

کے بعد کیا تو دم واجب ہے اور حجامت و طواف زیارت کے بعد ہم بستری کی تو کچھ نہیں۔ عمرہ میں طواف سے پہلے ہم بستری کی تو عمرہ جاتا رہا، دم دے اور عمرہ کی قضا کرے اور طواف کے بعد حجامت سے پہلے کی خواہ سعی سے پہلے ہو یا بعد تو دم دے اور عمرہ صحیح ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

9. طوافِ زیارت کے چار پھیرے یا اس سے زیادہ جنابت یا حیض وہ نفاس کی حالت میں کیا تو بدنہ واجب ہے اور پاکی کے ساتھ دوبارہ کرنا بھی واجب ہے۔ پھر بارویں تک پورے طور پر دوبارہ کرلیا تو بدنہ ساقط ہو گیا اور بارویں کے بعد کیا تو بدنہ ساقط ہو جائے گا، مگر دم لازم رہے گا۔ اگر طوافِ زیارت بے وضو کیا تھا، تو دم لازم ہے اور دوبارہ کرنا مستحب اور دوبارہ کرلینے سے دم ساقط ہو جاتا ہے چاہے بارویں کے بعد کیا ہو۔ تین پھیرے یا اس سے کم طہارت کے بغیر کیا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ہے۔ طوافِ زیارت بارویں کی مغرب سے پہلے تک نہیں کرسکا تو بعد میں کرے اور دم دے۔ اگر طوافِ زیارت کل یا اکثر بلا عذر چھپری کٹھولے پر کیا یا بے ستر کیا، مثلاً عورت کی چوتھائی کلائی یا چوتھائی سر کے بال کھلے رہے تو ان سب صورتوں میں بھی دم دے اور صحیح طور پر دوبارہ کرلیا تو دم ساقت۔ اور اگر بغیر دوبارہ کیے چلا آیا تو بکرے کی قیمت بھیج دے کہ حدودِ حرم میں ذبح کردیا جائے کہ کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کرنے سے کفارہ ادا نہیں ہوتا۔ طوافِ زیارت کے علاوہ کوئی اور طواف کرلیا اکثر

حالت جنابت میں کیا تو دم دے اور بے وضو کیا تو صدقہ اور تین پھیرے یا اس سے کم حالتِ جنابت میں کیے تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ ۔ پھر اگر مکہ معظّمہ میں ہے تو ان سب صورتوں میں اعادہ کر لے کفارہ ساقط ہو جائے گا۔ طوافِ رخصت کل یا اکثر چھوڑ دیا تو دم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ۔ طوافِ قدوم چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں مگر بُرا ہے۔ عمرے کے طواف کا ایک پھیرا بھی چھوڑ دے گا تو دم لازم آئے گا اور بالکل نہ کیا یا اکثر چھوڑ دیا تو کفارہ نہیں بلکہ اس کا ادا کرنا لازم ہے۔ قارن نے طوافِ قدوم و طوافِ عمرہ دونوں بے وضو کیے تو دسویں سے پہلے عمرے کے طواف کو دوبارہ کرے ۔ اور اگر دوبارہ نہ کیا، یہاں تک کہ دسویں تاریخ کی فجر طلوع ہوگئ تو دم واجب اور طوافِ زیارت میں رمل سعی کرے ۔ نجس کپڑوں میں طواف مکروہ ہے کفارہ نہیں ۔

10. سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر کرسی گاڑی پر کیے یا چھوڑ دے تو دم دے ۔ حج ہو گیا۔ اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے میں صدقہ دے اور اگر دوبارہ کر لیا تو دم اور صدقہ ساقط ہے اور اگر عُذر کی وجہ سے ایسا ہوا تو معاف ہے۔ طواف سے پہلے سعی کی اور دوبارہ نہ کیا تو دم دے ۔

(درمختار، بہار شریعت)

11. قارن و متمتع نے کنکری مارنے سے پہلے قربانی کی تو دم واجب ہے۔ بارویں کے بعد سر منڈایا یا کنکری مارنے سے پہلے منڈایا یا قارن و متمتع نے

قربانی سے پہلے منڈایا توان سب صورتوں میں دم واجب ہے۔ (انوار البشارۃ)

12. خشکی کا جانور شکار کرنا یا اس کی طرف شکار کرنے کا اشارہ کرنا یا اور کسی طرح بتانا یہ سب حرام ہیں اور سب میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ میں اس جانور کی قیمت دینی ہوگی۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

13. حرم کی جنگلی خودرو ہری جڑی بوٹی، گھاس، پیڑ یا پودے کاٹنے یا توڑنے میں جرمانہ دینا پڑے گا جبکہ یہ اس قسم کا درخت ہو کہ نہ اسے کسی نے بویا ہو نہ بویا جاتا ہو اور تر ہو، ٹوٹا یا اکھاڑا ہوا نہ ہو اور جرمانہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کا غلّہ لے کر مسکینوں کو دے اور واضح ہو کے حرم کے کسی درخت کی مسواک بنانا بھی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

14. اپنی جوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جوں میں روٹی کا ایک ٹکڑا کفارہ دے اور دو یا تین جوں ہوں تو ایک مُٹھی اناج دے اور اس سے زیادہ میں صدقہ دے۔ جوں مارنے کو سر یا کپڑا دھویا یا دھوپ میں ڈالا، جب بھی یہی کفارے ہیں، جو مارنے میں تھے۔ کپڑا بھیگ گیا تھا سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس میں جوئیں مر گئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت)

15. میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ شریف گیا، تو چاہے نہ حج کا ارادہ ہو نہ عمرہ کا، مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا۔ اب چاہیے کہ میقات کو جائے اور احرام باندھ کر آئے۔ اگر میقات کو نہ گیا اور مکہ شریف ہی میں

احرام باندھ لیا تو دم واجب ہو گیا۔ میقات سے بغیر احرام گزرا پھر عمرہ کا احرام باندھا اس کے بعد حج کا یا قران کیا تو ایک دم لازم ہے اور پہلے حج کا باندھا، پھر حرم میں عمرہ کا تو دو دم واجب ہوں گے۔

16. عمرہ کے تمام افعال کر چکا تھا صرف سر منڈوانا باقی تھا کہ دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو دم واجب ہے اور گنہگار بھی ہوا۔ (درِمختار) دسویں سے تیرویں تک حج کرنے والے کو عمرے کا احرام باندھنا منع ہے اگر باندھا تو توڑ دے اور اس کی قضا کرے اور دم دے اور کر لیا تو، ہو گیا، مگر دم واجب ہے۔

(ردالمختار، بہارِ شریعت)

اصطلاحِ کفّارہ:

اس بیان میں جہاں دم کہا گیا ہے اس سے مراد ایک بکرا یا بھیڑ کی قربانی ہے اور بدنہ سے مراد اونٹ یا بھینس وغیرہ کی قربانی ہے اور سب جانور انہیں شرطوں کے ساتھ ہوں، جو شرطیں کہ بقرعید کی قربانی میں ہیں۔ صدقہ سے مراد دو کلو 47 گرام گیہوں یا اس کی قیمت ہے۔

درج بالا حج کی غلطیاں اور ان کے کفارے فقہ ملّت مفتی جلال الدین امجدی کی تصنیف حج اور زیارت سے ماخوذ ہے۔ (ص-84 تا 93)

حجِ بدل

حجِ بدل کے معنی ہیں کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا جس پر حج فرض ہو۔

میت کی جانب سے حج اور دیگر منتوں کا پورا کرنا اور خاوند کا اپنی بیوی کی طرف سے حج کرنا:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بولی، میرے والدہ نے حج کی منت مانی تھی وہ حج نہ کر سکی اور اس کا انتقال ہو گیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں، اس کی طرف سے حج کرو، اگر تمہاری والدہ مقروض ہوتی تو کیا تم اسے ادا نہ کرتی؟ اللہ تعالیٰ کا حق تو بہ طریقِ اولیٰ پورا کرنا چاہیے۔

(بخاری شریف، ابواب العمرہ، ب-1165، ح/1726، جلد اوّل، ص-671)

اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر بیٹھ کر حج کو نہ جا سکے:

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر بنی خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر حج فرض ہے اور وہ بہت ضعیف العمر ہے، سواری پر بھی سیدھا نہیں بیٹھ سکتا اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا ادا ہو جائے گا، فرمایا ہاں۔

(بخاری شریف، ابواب العمرہ، ب-1166، ح/1727، جلد اوّل، ص-671)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کا حج پورا کر دیا جائے گا اور اس کے لیے دس (10) حج کا ثواب ہے۔

(بہارِ شریعت حصہ ششم، ص-109)

دار قطنی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے" فرمایا جو شخص اپنی والدہ یا والد کے طرف سے حج کرے یا ان کی طرف سے تاوان (کفارہ) عطا کرے، روزِ قیامت ابرار کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (بہارِ شریعت حصہ ششم، ص-109)

ابو حفص کبیر اُنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ " ہم مردوں کی طرف سے صدقہ کرتے اور ان کی طرف سے حج کرتے اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں آیا یہ ان کو پہنچتا ہے"۔ فرمایا " ہاں بے شک، ان کو پہنچتا ہے اور بے شک وہ اس سے خوش ہوتے ہیں، جیسے تمہارے پاس طبق میں کوئی چیز ہدیہ کی جائے تو تم خوش ہوتے ہو"۔ (بہارِ شریعت حصہ ششم، ص-109)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جب کوئی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے گا تو مقبول ہوگا، ان کی روحیں خوش ہوں گی اور یہ اللہ کے نزدیک نیکوکار لکھا جائے گا"۔

(بہارِ شریعت حصہ ششم، ص-109)

حج بدل میں نیت اور تلبیہ:

دوسرے کی طرف سے حج کو گیا تو اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے اور بہتر یہ کہ لبیک میں یوں کہیں، لبیک من فلاں یعنی فلاں کی جگہ اس کا نام لے، اگر نام نہ لیا مگر دل میں ارادہ ہے جب بھی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، ص-32)

مسئلے اور تدابیر:

- جس کو بھیجے اس سے یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کرنے کے لیے حکم دیا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی، صرف مصارف ملیں گے۔

(بہارِ شریعت، ص-111، درمختار)

- بہتر یہ ہے کہ حج بدل کے لیے ایسا شخص بھیجا جائے جو خود حجۃ الاسلام (حج فرض) ادا کر چکا ہو اور اگر ایسے کو بھیجا کہ جس نے خود نہیں کیا ہے، جب بھی حج بدل ہو جائے گا (عالمگیری) اور اگر خود اس پر حج فرض ہو اور ادا نہ کیا ہو تو ایسے کو بھیجنا مکرُوہ تحریمی ہے (منسک)۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-111، درمختار)

- جو شخص حج بدل کر رہا ہے اس کو بھی ثواب ملے گا مگر اس حج سے اس کا فرض ادا نہ ہوگا (بہارِ شریعت، ص-111)
- جس کو بھیجے اس سے یوں کہے کہ میں نے اپنی طرف سے تجھے حج کرنے کے لیے حکم دیا مگر اجرت کچھ نہ ملے گی صرف مصارف ملیں گے۔

(حج و زیارت، ص-94، بہارِ شریعت، ص-111، درمختار)

- میقات سے حج کا احرام باندھے اگراس نے اس کا حکم کیا ہواوراس کی نیت سے حج کرے۔(بہارِشریعت،جلداوّل،حصّہ ششم،ص-111،درمختار)
- اگرمرحوم نے وصیت کی تھی مگروہ آدمی مرگیا یاانکارکیا تو دوسرے سے حج کرالیا گیاتو جائز ہے۔

(بہارِشریعت،حصہ ششم،ص-111،حج وزیارت،ص-94)

- اگروصیت نہ کی تھی اورجب والدین میں سےکوئی فوت ہوجائے اوراس کی ذمے حج فرض ہواوراس نے اس کی ادائی کے لیے وصیت نہ کی ہوتو وارث اس کی طرف سے حجِ بدل کرانا چاہتا ہےتو کراسکتا ہے۔انشاءاللہ امید ہے کہ حج ادا ہوجائے گا۔

(بہارِشریعت،حصہ ششم،ص-94،بہارشریعت،ص-115،حج وزیارت،ص-94)

- صرف ایک حج کا احرام باندھنا چاہیے۔(حج وعمرہ،ص-104)
- جس پرحج فرض ہو یاقضا یا منت کا حج اس کے ذمے ہواورموت کا وقت آگیاتو واجب ہے کہ وصیت کرجائے۔(حج وزیارت،ص-94)
- اس کے(جس کاحج بدل کررہے ہیں)وطن سے حج کوجائے۔

(بہارِشریعت،ص-111،درمختار)

صحتِ ادا کی شرطیں :

صحت ادا کی نو شرطیں ہیں کہ اگر یہ نہ پائی جائیں تو حج صحیح نہیں ہوگا یہ شرائط یہ ہیں۔

1. مسلمان ہونا۔
2. احرام کے بغیر احرام حج نہیں ہوسکتا۔
3. حج کا وقت یعنی حج کے لیے جو وقت شریعت کے طرف معین ہے اس سے قبل حج کے افعال نہیں ہوسکتے۔
4. افعالِ حج کی جگہوں پر افعالِ حج کرنا مثلاً طواف کی جگہ مسجد حرام ہے۔ وقوف کی جگہ میدان عرفات ومزدلفہ ہے۔ کنکری مارنے کی جگہ منیٰ ہے اگر یہ کام دوسری جگہ کرے گا تو حج صحیح نہیں ہوگا۔
5. تمیز کرنا۔ اتنا چھوٹا بچہ کہ جس میں کسی چیز کی تمیز ہی نہ ہو۔ اس کا حج صحیح نہیں۔
6. عقل والا ہونا کہ مجنوں اور دیوانے کا حج صحیح نہیں۔
7. حج کے فرائض کو ادا کرنا مگر جبکہ عذر ہو۔
8. احرام کے بعد عرفات میں وقوف سے پہلے جماع نہ ہونا۔ اگر ہوگا تو حج باطل ہوجائے گا۔
9. جس سال احرام باندھا اسی سال حج کرنا، لہذا اگر اس سال حج فوت ہوگیا تو عمرہ کرکے احرام کھول دیں اور سالِ آئندہ جدید احرام سے حج کریں۔

(بہار شریعت جلد اوّل، حصہ ششم، ص-13)

نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

(حوالہ: مسائل ومعلومات حج وعمرہ، مٹیا محل، ص-101 اور 102)

1. نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کے ہیں: ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں، جو نیتِ حج کر کے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں اور افعالِ حج ادا کرنے کی عقل رکھتے ہیں۔ دوسرے بہت ہی چھوٹے اور ناسمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں، جو نیت اور افعالِ حج کی سمجھ نہیں رکھتے دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں۔
2. قِسم اول: سمجھدار بچے کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھے گا اور وہ تمام افعالِ حج جنہیں خود کرنے پر قادر ہو خود کرے گا، ان پر ولی نِیابَت (نمائندگی) نہیں کر سکتا۔ ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان اور واجبات خود ادا کریں۔
3. قسم دوم: ناسمجھ بچے کا والد اور اگر والد ساتھ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے زیادہ قریب ترین ولی، بچے کو غسل کرا کر احرام کے دو چادریں لپیٹ دے اور بچے کی طرف سے نیت کر کے تلبیہ پڑھے۔ اس طرح بچہ مُحرِم ہو جائے گا اب ولی بچے کو ممنوعاتِ احرام سے بچاتا رہے اور بچے کو ساتھ لے کر تمام افعالِ حج کرائے۔ جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچے کی طرف سے خود نیت کرے، اس کو اٹھا کر طواف اور سعی کرائے یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کے لیے طواف اور سعی خود کرے یا

اپنی مدد سے کرائے۔

4. دوگانہ طواف اس بچے سے ساقط ہو جائے گا، اس لیے ولی اس کی طرف سے دوگانہ نہ پڑھے۔

5. اس کو ساتھ لیے بغیر اپنی رمی کے بعد اس کے لیے رمی کرے یا بچے کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ میں کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچے سے کرائے۔

6. دونوں قسم کے بچوں کا حج بالا جماع فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔

7. لیکن اگر نہ سمجھ بچے نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حج نہ تو فرض ہوگا اور نہ نفلی۔

8. دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچے نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ (توڑ) کر دیا یا حج کے تمام یا بعض ارکان وواجبات کو ترک کر دیا تو اس پر نہ تو کچھ جزا واجب ہوگی اور نہ ہی قضا واجب ہوگی۔ ایسی حالت میں اس کا نفلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔

مکہ شریف کی زیارت گاہیں

جبل ابوقبیس: یہ پہاڑ صفا کے قریب بیت اللہ شریف کے بالکل سامنے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پہاڑ سے چاند کے دو ٹکڑے فرمایا تھا اور اسی پہاڑ پر ایک چھوٹی سی مسجد ہے، جو مسجد یں بلال کے نام سے مشہور ہے۔

جبلِ نور (غارِ حرا): یہ پہاڑ مکہ شریف سے منیٰ جاتے ہوئے راستے میں بائیں طرف پڑھتا ہے۔ یہی وہ مبارک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چاک فرمایا تھا اسی مقدس پہاڑ پر غارِ حرا ہے، جس میں اعلانِ نبوت سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم طویل مدت تک عبادت فرماتے رہے جہاں پر سب سے پہلے وحی اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ نازل ہوئی۔

جبلِ ثور: یہ پہاڑ تقریباً ڈھائی کلومیٹر بلند ہے جو مکہ شریف سے دکن جانب تقریباً پانچ کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ اسی پہاڑ کی چوٹی کے قریب غارِ ثور ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے موقع پر تین رات قیام فرمایا تھا، جہاں کفّارِ مکہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم کے نشانات دیکھتے ہوئے گرفتار کرنے کے لیے غار کے منہ تک پہنچ گئے تھے لیکن غار کے منہ پر مکڑی کا جالا اور کبوتروں کا گھونسلہ دیکھ کر واپس لوٹے۔ اس موقع پر غار کے اندر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی پریشانی دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں ان کو اطمینان دلایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غمگین مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جنت المعلیٰ: یہ مکہ شریف کا تاریخی قبرستان ہے اس کی زیارت بھی مستحب ہے۔ جس میں بہت سے صحابہ، صحابیات آرام فرمارہے ہیں۔

شمال کی جانب ایک چھوٹے سے کمپاؤنڈ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی اُم المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد کی قبریں ہیں۔ اسی میں حضرت عبدالمطلب اور ابوطالب کی بھی قبریں ہیں۔ اور مشہور صحابہ کرام خصوصاً حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اور حضرت اسماء بنت ابوبکر آرام فرما ہیں۔

مولود النبی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ۔ یہ مقام صفا کے جانبِ مشرق لبِ سڑک واقع ہے۔ جو سعودی دور میں توڑا گیا تھا۔ اب وہاں ایک منزلہ عمارت بنائی گئی ہے جس میں کتب خانہ قائم ہے۔

دارِ خدیجۃ الکبریٰ: اسی مقام پر حضرت فاطمہ زہرا، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُم کلثوم، حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین پیدا ہوئے یہ جگہ شارع فیصل پر ایک گلی میں واقعہ ہے یہ بھی سعودی دور میں ڈھایا گیا تھا مگر اب وہاں ایک مدرسہ دارالحفاظ قائم کر دیا گیا ہے۔

مسجدِ تنعیم: اسے مسجد عائشہ اور مسجد عمرہ بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

مسجدِ سرف: سرف ایک مقام کا نام ہے جو تنعیم سے تقریباً پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک ہے۔

مسجدِ ذی طویٰ: یہ مسجد تنعیم کے راستے میں ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اس جگہ اترے تھے۔

مسجدِ جن: یہ مسجد جنت المعلیٰ کے قریب واقع ہے۔ اسی جگہ جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآنِ مجید سنا تھا۔

مسجدِ خیف: یہ منیٰ کی سب سے بڑی مسجد ہے جس میں بہت سے پیغمبروں نے نماز ادا کی ہے اور اس مسجد میں جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا وہ جگہ ایک قبہ کی شکل میں محفوظ کر دی گئی ہے۔ اس جگہ پر نماز پڑھ کر دعا کرنی چاہیے۔

مسجدِ کبش: یہ مبارک جگہ منیٰ میں واقع ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے لے گئے تھے۔

غار مُرسلات: یہ تاریخی مقام بھی منیٰ میں واقع ہے۔ اس جگہ سورہ مُرسلات نازل ہوئی تھی۔ اس مقام کی بھی بڑی فضیلت ہے۔

(حج وزیارت)

صلح حدیبیہ: مکّہ سے 10 کلومیٹر پر واقعہ ہے۔ یہاں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور کفّار کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا۔ یہاں پر جو عمارت میں بیٹھ کر معاہدہ ہوا تھا وہ ابھی تک ہے لیکن خستہ حالت میں ہے۔ اس کی بھی زیارت کریں۔

عمرہ کا طریقہ

عمرہ :عربی لغت میں عمرہ کے معنی ہیں ”کسی آباد جگہ کا ارادہ کرنا“۔اصطلاح شرع میں میقات سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف، صفاو مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق کرانے کا نام عمرہ ہے۔عمرہ کو حجِ اصغر بھی کہتے ہیں۔

گھر سے نکلتے وقت کچھ خیرات دے کر دو رکعت نفل نماز ادا کرنا۔پہلی رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھنا افضل ہے۔

مردوں کا احرام:

ایک سفید چادر بدن پر ڈال لیں اور ایک لُنگی کے طور پر باندھ لیں۔

مرد احرام باندھنے سے پہلے چاہیں تو سر منڈا لیں کہ احرام میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی۔غسل سے پہلے ناخن کترا لیں، موئے بغل اور زیر ناف دور کریں۔مرد سلے ہوئے کپڑے اور موزے اتار دیں۔بغیر سِلے ہوئے دو چادر لیں، ایک چادر اوڑھیں اور ایک سے تہبند باندھ لیں۔یہ کپڑے سفید ہوں اور نئے ہوں تو بہتر ہے۔بعض لوگ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں پلو بائیں منڈے پر ڈال دیتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے بلکہ احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا منڈھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈے پر ڈلا دیں اور سنت یہ ہے کہ اس طرح

چادر اوڑھنا طواف کے وقت اور طواف کے علاوہ باقی وقتوں میں عادت کے موافق چادر اوڑھی جائے یعنی دونوں منڈے اور پیٹھ اور سینہ سب چھپا رہے۔ پھر جب احرام باندھنے کا وقت آجائے تو وہاں دو رکعت بہ نیتِ احرام پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھیں۔ سر ڈھانک کر نماز پڑھیں اور نماز کے بعد سر سے چادر ہٹا لیں پھر عمرے کی نیت کریں۔

عمرے کی نیت: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْ ھَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں پس تو اس کو میرے لیے آسان بنا اور اس کو میری طرف سے قبول فرما۔

نیت کے بعد تین بار تلبیہ پڑھنا۔

"لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِیْكَ لَكَ"

ترجمہ: میں حاضر ہوں یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ احرام کے لیے رکن ہے اس کے بغیر احرام نہیں ہوتا، تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔ جتنا زیادہ ہو تلبیہ پڑھیں۔ طواف اور سعی میں وضو ضروری ہے۔ تلبیہ کے بعد احرام کی پابندیاں شروع ہوتی ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ششم، ص-30)

احرام کی پابندیاں:

نوٹ: احرام کی حالت میں خوشبو نہ لگائیں، خوشبودار صابن استعمال نہ کریں، مچھر، جوں وغیرہ نہ ماریں، کانٹا، درخت پودا وغیرہ نہ کاٹیں، فحش باتیں نہ کریں، گالی گلوج نہ کریں، مرد سر اور کھلا رکھیں، عورتیں چہرہ کھلا رکھیں، مرد سر یا داڑھی یا مونچھ کے بال نہ نکالے، ناخن نہ کاٹے، شہوت کے ساتھ بوسہ نہ لیں، شکار نہ کریں، مباشرت نہ کریں، اگر احرام میلا ہو تو بدل لیں۔ سلا ہوا کپڑا نہ پہنے، حلق کے بعد ہی احرام نکالیں اور دوسرا سِلا ہوا کپڑا پہن لیں۔ اگر احرام کی حالت میں غلطیاں کرے دم دینا پڑتا ہے۔

مسجد الحرام میں داخل ہونا: جب حرم مکہ کے لیے روانہ ہوں تو نہا کر نکلیں تو بہتر ہے۔ جب حرمِ مکہ کے سامنے پہنچے تو سر جھکائے آنکھیں شرم نگاہ سے نیچی کئے خشوع وخضوع سے ننگے پاؤں داخل ہوں اور لبیک ودعا کی کثرت رکھے۔

مسجدِ حرام میں داخل ہونے کی دعا اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ جیسے ہی بیت اللہ پر پہلی نظر پڑی تو تین بار اللہ اکبر تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے، جو بھی جائز دعا مانگے انشاء اللہ قبول ہوگی۔ مثلاً ہماری اور تمام مومنین ومومنات (مردوں اور عورتوں) کی بخشش، آخرت میں بغیر حساب جنت الفردوس، ماں باپ وغیرہ کی بخشش، عمر کی درازی، روزی حلال، تندرستی، سلامت ایمان، سلامتی کے ساتھ زندہ رکھنا، جو کچھ میں دعا مانگتا ہوں قبول

کر، ایمان کی سلامتی، صحیح عقیدہ، اللہ کی رضا کے لیے دعا کریں۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (یا اللہ میرے علم کو بڑھا) علم کی زیادتی، عمل صالح، بار بار مکہ کی حاضری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت، آبِ کوثر کی عنایت، دنیا کے عذاب سے بچا، قبر کے عذاب سے بچا، دوزخ کے عذاب سے بچا اور جو بھی دعا مانگتا ہوں اس کو قبول کر وغیرہ۔

طواف کعبہ مکرمہ: مسجدِ حرام میں جانے کے بعد اور طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اپنے چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالے کہ دہنا مونڈھا کھلا رہے اور چادر کے دونوں کنارے بائیں مونڈھے پر ڈال دے۔ اس کو اضطباع کہتے ہیں۔ پورے سات چکر میں اضطباع کریں۔ عورتیں اضطباع نہ کریں۔ اب کعبہ کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کی داہنی طرف رکنِ یمانی کی جانب حجرِ اسود کے قریب یوں کھڑا ہو کہ پورا حجرِ اسود اپنے داہنے ہاتھ کے سامنے رہے، اس جگہ کالے پتھر کی ایک چوڑی پٹی بنی ہوئی ہے، اس پٹی سے ذرا پہلے کھڑا ہو کر طواف کی نیت کرے۔

اور نیت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ ط

ترجمہ: یا اللہ! میں تیرے بیت الحرام کے سات (7) چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے، پس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرمالے۔

اس نیت کے بعد کعبہ شریف کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی داہنی جانب چلو۔ جب حجرِ اسود بالکل تمہارے منہ کے سامنے ہو تو کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف رہیں اور یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، کہیں اور دور ہی سے ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی طرف کر کے ان کو چومیں، چومنے کے اس عمل کو استلام کہتے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد طواف شروع کریں، چونکہ یہ عمرے کا طواف ہے اس لیے اس میں اضطباع کے ساتھ رمل بھی سنت ہے۔

جب حجرِ اسود کے سامنے سے گزر جاؤ تو سیدھے ہو لو۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر کر کے اس طرح چلو کہ کسی کو ایذا مت دو۔ پہلے تین پھیروں میں مرد کو رمل کرنا چاہیے یعنی چھوٹے قدم رکھنا چاہیے۔ شانے ہلاتا ہوا، بہادروں کی طرح چلے، نہ کودتے ہوئے نہ دوڑتے ہوئے۔ حجرِ اسود سے لے کر حجرِ اسود تک یہ ایک چکر ہوتا ہے۔ جب حجرِ اسود کے پاس پہنچے تو پھر حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا اس کی طرح اشارہ کر کے استلام کرنا۔ اسی طرح سات چکر کا مکمل ایک طواف ہوتا ہے۔ شروع سے لے کر سات چکر میں سات بار استلام ہوتا ہے اور آخری بار یعنی سات چکر ہونے کے بعد ایک بار استلام کرنا۔ کل آٹھ بار استلام ہو جائے۔ طواف کے پہلے تین چکر میں رمل کرنا سنت ہے۔ البتہ اضطباع پورے طواف میں سنت ہے۔ طواف ختم ہونے کے بعد چادر دونوں کندھوں

پرڈھانک لیں۔ کندھے کھلے ہوئے نماز نہ پڑھیں یہ مکروہ ہے۔

عورتوں کے لیے رمل اور اضطباع نہیں ہے۔

(بہارِ شریعت، حج وزیارت اور جنتی زیور)

نوٹ: رمل صرف اس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، ص-49)

اضطباع صرف اسی طواف میں ہے، جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اضطباع بھی نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، -49)

عمرہ کرنے والا لبیک کہنا کب موقوف کرے: عطا نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ کرنے والا حجرِ اسود کو بوسہ دینے تک لبیک کہے۔ (سنن ابوداؤد شریف، جلد دوّم، ب-10، ص-36)

طواف کی دعائیں: حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان کی دعا:

(رکن یمانی حجر اسود سے پہلے کونے کو کہتے ہیں)

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ

تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اور ہر طاقت اور قوت صرف اللہ کی جانب سے ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ۔تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی اپنے اوپر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان کی دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِط وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيْزُ، يَا غَفَّارُ، يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ.

ترجمہ: اےئ اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی۔ اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اےئ بڑی عزت والے، اےئ بڑے بخشنے والے اور تمام جہاں کے پالنے والے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ششم، جلد اوّل، ص-47)

طواف میں کثرت سے درود شریف اور تلاوت بھی کر سکتے ہیں۔

مقامِ ابراہیمی اور نمازِ طواف:

طواف کے بعد دو رکعت نماز واجب الطواف پڑھی جاتی ہے جس کو دوگانہ طواف بھی کہا جاتا ہے۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (سورۃ البقرہ۔آیت-125)

ترجمہ: اور مقام ابراہیمی کو نماز کی جگہ بناؤ۔

مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (سورہ الفاتحہ) کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں الحمدللہ کے بعد سورہ اخلاص پڑھنا افضل ہے۔دعا کریں جو مانگنا ہے مانگیں، یہ دعا قبول ہونے کی جگہ ہے۔ اس جگہ کوئی بھی دعا پڑھ سکتے ہیں۔ اگر مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ نہ ملی تو کہیں بھی مسجدِ حرام میں جگہ ملے وہیں نماز پڑھیں۔

حدیث: 1۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے تو سات بار طواف کعبہ کیا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں۔ بعد ازاں صفا کی جانب چل دیے۔ارشاد خداوندی ہے کہ "تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں اچھا نمونہ (عمل) ہے"۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک، جلد اوّل،ص-603،ب-1029،ح/1519)

2۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو طلوع اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرماتے سنا ہے۔

(بخاری شریف، کتاب المناسک،، جلد اوّل،ص-603،ب-1033،ح/1524)

ملتزم سے لپٹنا: نمازِ طواف کے بعد ملتزم کے پاس آئیے، اس سے لپٹے اور اپنا سینہ اور پیٹ اور کبھی دہنا رخسار اور کبھی بایاں رخسار بھی اس پر رکھے اور

دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار پر پھیلائے یا دہنا ہاتھ دروازۂ کعبہ اور بایاں حجرِ اسود کی طرف پھیلائے اور یہ دعا پڑھے۔ یا واجد، یا ماجد، لا تزل عنی نعمۃ أنعمتھا علیّہ

(ترجمہ: اے قدرت والے، اے بزرگ تو نے مجھے جو نعمت دی اس کو مجھ سے زائل نہ کر۔ (بہارِ شریعت، ص-50)

حدیث میں فرمایا جب میں چاہتا ہوں جبرئیل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے نہایت خشوع و خضوع، انکساری کے ساتھ دعا کر رہے ہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-50)

مسئلہ: ملتزم کے پاس نمازِ واجب الطواف کے بعد آنے کا حکم اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہے اور جس کے بعد سعی نہ ہو اس میں پہلے ملتزم سے لپٹے پھر مقامِ ابراہیم کے پاس جا کر دو رکعت نمازِ واجب الطواف پڑھے۔

(حج و زیارت، ص-55، اور بہارِ شریعت، ص-51، حصّہ ششم)

آبِ زم زم پینے کی دعا: پانی پیتے وقت یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّ وَ عَمَلًا صَالِحًا شِفَاءً مِّنۡ کُلِّ دَآءٍ

اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور فراخ و کشادہ رزق اور نیک عمل اور ہر بیماری سے شفا طلب کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں آبِ زم زم کی فضیلت آئی ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زم زم کا پانی میں جس مراد سے پیا جائے اسی کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت،ص-51،حصہ ششم)

زم زم کا پانی خوراک ہے شکم سیری کے لیے اور شفا ہے بیماری کے لیے۔

(حج وزیارت،ص-38)

نماز کے بعد پیٹ بھر آب زم زم پینا چاہیے۔کعبہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر بسم اللہ پڑھ کر خوب پیٹ بھر کر کم سے کم تین سانس لے کر پیے۔ہر مرتبہ نگاہ کو بیت اللہ کی طرف اٹھائے۔ ہر مرتبہ پینے کے شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہے۔اپنے اوپر بھی زم زم ڈالے غسل اور وضو کرنا جائز ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ہم میں اور منافقوں میں یہ فرق ہے کہ وہ زم زم کو پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔ (بہارِ شریعت،ص-51)

قیامت کی پیاس سے بچنے کے لیے، دنیا، قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لیے، بغیر حساب و کتاب جنت الفردوس کے لیے، وسعتِ رزق، شفائے اِمراض، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھنے کے لیے، علم کے بڑھنے کے لیے، اپنی اور والدین کی اور کل مومنین اور مومنات کی بخشش کے لیے اور علم بڑھنے کے لیے وغیرہ دعائیں کریں۔آب زم زم پینے کے بعد صفا و مروہ کی سعی کریں۔

سعی اور احکامِ سعی: سعی کے لفظی معنی چلنے اور دوڑنے کے ہیں اور شرعاً صفا و مروہ کے درمیان مخصوص طریقے سے سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں اور یہ

واجب ہے۔ صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔ حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے سعی واجب ہے پہلے طواف کرنا بعد میں سعی کرنا۔ صفا کی پہاڑی چڑھ جانے کے بعد اور سعی شروع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔ (حج وزیارت، ص-56)

اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ○

سعی کی نیت: قبلہ رخ ہوکر یہ نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَشْوَاطٍ ط لِلّٰهِ تَعَالٰى فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ.

اے اللہ! میں صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکروں کی نیت کرتا ہوں خاص تیری خوشنودی اور رضا کے لیے۔ بس اس کو میرے لیے آسان کر دے اور قبول فرما دے۔

میلین اخضرین: ہر چکر میں مرد حضرات کو میلین اخضرین کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا سنت ہے۔ ہرے لائٹ لگے ہوئے رہتے ہیں ان کے درمیان آہستہ دوڑنا چاہیے۔ صفا و مروہ کی طرف چلنے کے بعد کچھ فاصلہ پر دو سبز ٹیوب لائٹ لگی ہیں اور ان دونوں کھمبوں کا رنگ بھی سبز ہے، میلین اخضرین کا مطلب دو سبز نشان ہیں۔ عورتوں کے لیے دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔

صفا ومروہ پر کثرت سے دعا مانگیں قبول ہوتی ہیں۔ صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک ایک چکر۔ ایسے سات چکر لگانا چاہیے آخری چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ دعا بار بار پڑھیں ۔لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

قرآن مجید میں صفا ومروہ کا ذکر:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ: صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے بیت اللہ کا حج وعمرہ کرنے والے پر ان کا طواف کر لینے میں بھی کوئی گناہ نہیں اپنی خوشی سے بھلائی کرنے والا والوں کا اللہ تعالیٰ قدر دان ہے اور انہیں خوب جاننے والا ہے۔ (سورہ البقرہ، آیت-158)

حلق یا قصر: طواف وسعی کے بعد حلق کریں یعنی سارا سر منڈا وادیں یا تقصیر یعنی بال کتروائیں اور احرام سے باہر آئیں۔ عورتوں کو بال منڈوانا حرام ہے وہ صرف ایک پور بال کتروائیں اور مردوں کو اختیار ہے کہ حلق کریں یا تقصیر اور بہتر حلق ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرایا اور سر

منڈنے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔ (بہارِ شریعت، جلد اوّل۔ حصّہ ششم، ص-55 اور 56)

حلق یا قصر صرف حدودِ حرم میں کرایا جائے۔ حدودِ حرم سے باہر کرایا تو دم واجب ہوگا۔ (مسائل و معلومات، حج و عمرہ، ص-65)

عورتیں پورے سر کے بال انگلی کے پُور کے مقدار برابر کترالیں، کسی نامحرم کے ہاتھ سے ہرگز نہ کتروائیں۔ (حج و زیارت، ص-59)

حلق یا قصر کرتے وقت یہ دعا پڑھتے رہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

(حج و زیارت، ص-75، بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-76)

عمرہ مکمل

زیارتِ مدینہ منورہ کی فضیلت

قرآن وحدیث کی روشنی میں

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور تمہارے حضور حاضر ہوکر اللہ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کریں تو اللہ کو توبہ کرنے والا رحم کرنے والا پائیں۔

(سورہ النساء، پ-05، آیت-64)

احادیث کی روشنی میں:

1. دار قطنی وبیہقی وغیرہ ہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئ''۔

2. ابن عدی کامل نے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی''۔ (بہار شریعت، جلد اوّل، حصّہ ششم، ص-123)

3. دارقطنی وطبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی، تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت مشرف ہوا''۔
4. بیہقی نے حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی اور جو حرمین میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھے گا''۔
5. حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص میری مسجد میں چالیس (40) نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لیے دوزخ اور نفاق سے آزادی لکھی جاتی ہے''۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ششم، ص-127)
6. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''میرا جو امتی مدینہ کی تکلیف وشدت پر میری امت سے جو کوئی صبر کرے گا، قیامت کے دن میں اس کا شفیع ہوں گا''۔

(بہار شریعت، جلد اوّل حصہ ششم، ص-120)

7. ترمذی وابن ماجہ وہ ابن حبان وبیہقی ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس سے ہو سکے کہ مدینے میں مرے تو مدینہ ہی میں مرے کہ جو شخص مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت

کروں گا"۔ (بہارشریعت، جلداوّل، حصّہ ششم، ص-120)

8. مدینہ طیبہ میں ہر نیکی ایک کی پچاس (50) ہزار لکھی جاتی ہے۔ لہذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ (بہارشریعت، ص-127)

9. حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام: حضرت عبداللہ بن قلیط نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کوئی ایسا نہیں جو مجھے سلام کرے مگر اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں"۔

(ابوداؤدشریف، پ-11، ص-108، حصّہ دوّم، ب-78)

10. حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف: احمد بن صالح اور عبداللہ بن نافع، ابنِ ابی ذئب اور سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو عید کی طرح نہ بنا لینا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے خواہ تم کسی جگہ ہو"۔

(ابوداؤدشریف، ب-274، پ-11، ص-109)

11. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری مسجد میں نماز پڑھنا، خانۂ کعبہ کے علاوہ دیگر مساجد کے ہزار نماز سے بہتر ہے"۔

(بخاری شریف جلداوّل، ابواب التہجد، ص-463، ب-751، ح-1112)

12. **مدینہ منورہ بھی حرم ہے:** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے۔ نہ اس کا درخت کاٹا جائے نہ اس میں کوئی بدعت کی جائے جو اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کرے، اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے"۔

(بخاری شریف، کتاب الابواب العمرۃ، ب-1171، جلد اوّل، ص-674)

مدینہ منورہ کے مقدس مقامات

حرم مدینہ شریف: جب حرم مدینہ شریف آئے بہتر یہ ہے کہ پیدل ہو لو، روتے ہوئے سر جھکاتے ہوئے، آنکھیں نیچے کیے درود شریف کی کثرت کرتے ہوئے، ننگے پاؤں چلو۔ نہا کر یا باوضو ہو کر زینت کے ساتھ چلیں۔

؎ حرم کی زمین اور قدم رکھ کہ چلنا
ارے سر کا موقع ہے وہ جانے والے

جب قبۂ انور پر نگاہ پڑے، درود وسلام کی خوب کثرت کرے۔ جب مسجد میں داخل ہوں تو صلاۃ وسلام عرض کر کے بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں پہلے رکھیں۔ نہایت ادب کے ساتھ داخل ہوں، اس وقت ادب و تعظیم فرض ہے اور آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، دل و دماغ سب خیالِ غیر سے پاک کریں۔ آواز کو پست رکھیں۔ یقین جانو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ دو رکعت تحیۃ المسجد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے ساتھ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ سے حاضری کا شکر ادا کریں اور چہرۂ انور کے مقابل کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلے کو پیٹ اور مزارِ انور کی طرف منہ کر کے تعظیم کے ساتھ نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں۔ فتاویٰ عالمگیری وغیرہ معتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح فرمائی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایسا کھڑے ہو جیسا نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچو کہ یہ

خلافِ ادب ہے ۔صلاۃ وسلام کی کثرت کریں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماں باپ، گھر والوں، استاد، رشتہ داروں عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کی لیے شفاعت مانگو اور بار بار عرض کرو۔ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ الله ، پھر اگر کسی نے عرض سلام کی وصیت کی تو بجالاؤ۔شرعاً اس کا حکم ہے۔قرآن کی تلاوت کریں،نمازیں پڑھیں کثرت سے درود وسلام بھیجیں۔

حضرت قزعہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار مرتبہ یہ کہتے سنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ (12) غزوات میں شریک تھے، حضرت سُفیان ، حضرت زہری اور حضرت سعید، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تین مسجدوں کے علاوہ (کسی سمت) سامانِ سفر نہ باندھنا چاہیے۔ اوّل مسجدِ حرام دوّم مسجدِ نبوی اور سوّم مسجدِ اقصیٰ“۔

(بخاری شریف ،حصہ اوّل ،ص-463 ،ب-751 / ح-1111 ،صفحہ ابواب التہجد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا مانگنا: حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں آکر یوں دعا مانگی کہ ”یارب اسئلک بحق محمد ان تغفر لی ترجمہ: اے میرے پروردگار میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں تو مجھے معاف فرمادے“۔(سیرتِ مصطفیٰ ،ص-582)

وفاتِ اقدس کے بعد بھی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنی

حاجتوں اور مصیبتوں کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دعاؤں میں وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ص-584)

طریقۂ زیارت: بابِ جبرائیل یا باب السلام سے مسجد نبوی میں درود وسلام پڑھتے ہوئے داخل ہوں۔ قبلہ سے پیٹھ پھیر کر کھڑے ہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صورت کا دل میں خیال باندھے، یہ تصور کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں باحیات ہیں، میری حاضری سے واقف ہیں میری معروضات سن رہے ہیں اس تصور میں کمالِ ادب کے ساتھ آبِ دیدہ ہو کر صلوٰۃ وسلام اس طرح پڑھیں۔

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ۔

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدَ الْکَوْنَیْنِ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا إِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاَھْلِ بَیْتِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اس کے بعد ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ عَلَى التَّحْقِيْقِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ، ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَنْفَقَ مَالَه كُلَّهٗ فِي حُبِّ اللهِ وَحُبِّ رَسُوْلِه، حَتّٰى تَخَلَّلَ بِالْعَبَآءِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا، وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمأْوَاكَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه.

پھر ایک ہاتھ دہانی جانب ہٹ کر سید حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام کرے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَاطِقًا بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَفِيَّ الْمِحْرَابِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ دِيْنِ الْإِسْلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَآءِ وَالضُّعَفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيتَامِ، أَنْتَ الَّذِى قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْبَشَرِ : لَوْ كَانَ نَبِيٌّ

مِنۡ بَعۡدِیۡ لَکَانَ عُمَرُ بۡنُ الۡخَطَّابِ. رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡكَ وَأَرۡضَاكَ أَحۡسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الۡجَنَّةَ مَنۡزِلَكَ وَمَسۡکَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأۡوَاكَ. اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا ثَانِيَ الۡخُلَفَاءِ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه.

جنت البقیع: جنت البقیع جو مدینہ طیبہ کا قبرستان ہے اس کی زیارت سنت ہے۔اس قبرستان میں دس ہزار اہلِ بیت، صحابۂ کرام، بےشمار اولیاء، عظام، اور علمائے اسلام مدفون ہیں۔ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہوں، جملہ مدفونین جنت البقیع کی زیارت کی نیت سے جائیں اور یہ پڑھیں۔اے قوم مومنین کے گھر والو تم پر سلام ہو، تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں۔اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما، اے اللہ ہمیں اور انہیں بخش دے۔ پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔ اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات مشہور ہیں ان کی زیارت کریں۔ اہلِ بقیع میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ان کی مزار پر حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کریں۔اے امیر المومنین! آپ پر سلام ہو، اے دو ہجرت کرنے والے آپ پر سلام ہو، اے غزوۂ تبوک کے نقد و جنس سے تیاری کرنے والے آپ پر سلام ہو، خدائے تعالیٰ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی

طرف سے بدلے دے اور آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ راضی ہو۔

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار مبارک مکہ شریف میں ہے اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار شریف مقام سرِف میں ہے۔ باقی تمام ازواجِ مطہرہ اسی جنت البقیع میں مدفون ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائی حلیمہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت سیدنا ابراہیم حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضور کی دیگر صاحبزادیاں حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سر مبارک سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام زید زین العابدین، امام محمد باقر ، امام جعفر صادق ، حضورؐ کے رضائی بھائی حضرت عثمان بن مظعون، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ ،حضرت علی کے والدہ فاطمہ بنت اسد، عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن وقاص، عقیل بن ابو طالب، عبداللہ بن مسعود اور صاحب مذہب امام مالک وغیرہ اسی قبرستان میں آرام فرما ہیں۔ سب کی خدمات میں سلام عرض کریں اور جنت البقیع کے کمپاؤنڈ کے باہر شمال جانب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدفون وہاں بھی حاضر ہو کر سلام عرض کریں۔

(حج وزیارت، ص-119)

شہدائے احد: سترہ شوال تین ہجری مطابق 625 عیسوی میں احد پہاڑ جو مدینہ طیبہ سے شمال کی طرف تین میل کے فاصلے پر ہے۔اس کے دامن میں حق و باطل کی زبردست جنگ ہوئی ،جس میں 33 کافر مارے گئے اور ستر مسلمان شہید ہوئے۔ اسی جگہ سید الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار مبارک ہے ان کے قریب میں حضرت عبداللہ بن جحش اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آرام فرما ہیں اور تقریباً دوسو ہاتھ کے فاصلے پر پچھّم طرف باقی شہداء کرام مدفون ہیں یہاں بھی حاضر ہو کر سب پر سلام عرض کریں۔(حج وزیارت،ص-121)

حدیث میں ہے کہ ہر سال کی شروع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے احد کی مقدس قبروں پر تشریف لاتے اور یہ فرماتے" سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ "احد پہاڑی کی بھی زیارت کرو۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوہِ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔(بہارِ شریعت،حصّہ ششم،ص-129)

دار سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ وہ مقام ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی بیٹھی تھی اور اسی جگہ حضورؐ نے مدینہ منورہ میں سب سے پہلے قیام فرمایا تھا یہ جگہ مسجد نبوی کے بالکل قریب ہے۔

ریاض الجنۃ:(جنت کی کیاری)

قبرِ مبارک اور منبرِ نبوی کے درمیان کے حصّے کی فضیلت

حدیث : حضرت عبداللہ بن زید مارفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''۔ (بخاری شریف، جلد اوّل، ابواب التہجد، ص-464)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے''۔ (بخاری شریف، جلد اوّل، ابواب تہجد، ص-464)

حدیث: منبرِ اطہر کے قریب دعا مانگو پھر جنت کی کیاری میں یعنی وہ جگہ منبر وہ حجرے منورہ کے درمیان ہے اسے حدیث میں جنت کی کیاری فرمایا ہے آکر دو رکعت نفل پڑھ کر دعا کریں اور ہر ستون کے پاس نماز پڑھیں۔ (بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-127)

خیبر: مدینے کے قریب ایک جگہ ہے جو مدینہ منورہ سے 175 کلومیٹر پر واقع ہے۔ یہاں پر یہودیوں کے خلاف جنگ ہوئی تھی، جس میں مسلمان فتح ہوئے تھے۔ خیبر کا ایک بڑا دروازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھالیا تھا، جسے ڈھال بنا کر قلعہ کے اندر داخل ہونے کے لیے صحابۂ کرام کے لیے بہت آسان ہو گیا تھا۔

جنوں کا پہاڑ: یہاں بھی جا کر نظارہ کر سکتے ہیں۔ اس کو وادی جن بھی کہتے ہیں۔ جو مدینہ منورہ سے 35 کلومیٹر پر واقع ہے۔

بدر شریف: مدینہ شریف سے 156 کلومیٹر اور مکہ شریف سے 349 کلومیٹر پر واقع بدر شریف ہے۔ غزوۂ بدر جو روزوں کی فرضیت کے بعد پہلے ہی رمضان مبارک کی 17 ویں تاریخ دو ہجری مطابق 13 مارچ 624 عیسوی جمعہ مبارک کے دن ہوا جس میں مسلمانوں کی کل تعداد 313 تھی۔ اس میں 77 مہاجرین اور 236 انصار شامل تھے اور شامل ہونے والے 11 مزید صحابہ کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاملین غزوہ میں فرمایا۔ اس معرکہ میں صرف 14 صحابۂ کرام شہید ہوئے، کافروں کی تعداد تقریباً ایک ہزار تھی۔ کافروں کے 70 آدمی قتل ہوئے۔ ابو جہل خبیث کو دو نوجوان لڑکے حضرت

سیدنا معوذ اور حضرت سیدنا معاذ نے قتل کر ڈالا۔ 70 آدمیوں کو مسلمانوں نے گرفتار بھی کرلیا۔ کافروں کی زبردست شکست ہوئی اور وہ اپنا مال واسباب اور اپنے مردے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ 14 صحابۂ کرام شہید ہوئے ان میں سے 13 تو میدانِ بدر میں دفن ہیں اور ایک سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شدید زخمی تھے میدانِ بدر سے واپسی پر مقام صغریٰ میں فوت ہوئے اور وہیں دفن ہوئے۔

(اصحابِ بدر کی فضیلت اور اسماء اہلِ بدر، مصنف خادم الحدیث محمد غوث الدین محمود فاروقی ترابی)

قرآنِ مجید میں جنگِ بدر کے بارے میں آیات:

قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِىْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْىَ الْعَيْنِ ؕ وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِى الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾

یقیناً تمہارے لیے عبرت کی نشانی تھی ان دو جماعتوں میں جو گتھ گئی تھیں، ایک جماعت تو اللہ کی راہ میں لڑ رہی تھی اور دوسرا گروہ کافروں کا تھا جو انہیں اپنی آنکھوں سے اپنے سے دس گنا دیکھتے تھے اور اللہ جسے چاہے اپنی مدد سے قوی کرتا ہے۔ یقیناً اس میں آنکھوں والوں کے لیے بڑی عبرت ہے۔

(سورہ ال عمران، پ-03، آیت-13)

اس آیت کو القران الحکیم میں مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین صاحب اپنی تفسیر میں جو لکھے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہے۔

جنگِ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کی کُل تعداد 313 تھی، 77 مہاجرین اور 236 انصار۔ مہاجرین کے صاحب رایت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس کُل لشکر میں دو گھوڑے 70 اونٹ، چھ زرے، آٹھ تلواریں تھیں۔ اس واقعے میں 14 صحابہ شہید ہوئے۔ 6 مہاجر اور 8 انصار۔ کفار کی تعداد 950 تھی۔ ان کا سردار عتبہ بن ربیعہ تھا اور ان کے پاس 100 گھوڑے اور 700 اونٹ بکثرت ذرہ ہتھیار تھے۔

اے نبی! اس وقت کو بھی یاد کرو، جب صبح ہی صبح آپ اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو میدانِ جنگ میں لڑائی کے مورچوں پر باقاعدہ بٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سننے جاننے والا ہے۔ جب تمہاری دو جماعتیں پست ہمتی کا ارادہ کر چکی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کا ولی اور مددگار ہے۔ اور اسی کے پاک ذات پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے۔ جنگِ بدر میں اللہ تعالیٰ نے عین اس وقت تمہاری مدد فرمائی تھی جب کہ تم نہایت گری ہوئی حالت میں تھے، اس لیے اللہ ہی سے ڈرو (نہ کسی اور سے) تاکہ تمہیں شکر گزاری کی توفیق ہو (اور یہ شکر گزاری باعثِ

نصرت وامداد ہو)۔جب آپ مومنوں کو تسلی دے رہے تھے، کیا آسمان سے تین ہزار فرشتے اتار کر اللہ تعالیٰ کا تمہاری مدد کرنا تمہیں کافی نہ ہوگا، کیوں نہیں، بلکہ اگر تم صبر و پرہیزگاری کرو اور یہ لوگ اسی دم تمہارے پاس آجائیں تو تمہارا رب تمہاری امداد پانچ ہزار فرشتوں سے کرے گا، جو شاندار ہوں گے۔اور یہ تو محض تمہارے دل کی خوشی اور اطمینانِ قلب کے لیے ہے، ورنہ مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے جو غالب اور حکمتوں والا ہے۔(اس امداد الٰہی کا مقصد یہ تھا کہ اللہ) کافروں کی ایک جماعت کو کاٹ دے یا انہیں ذلیل کر ڈالے اور(سارے کے سارے) نامراد ہو کر واپس چلے جائیں۔ (سورہ ال عمران ، پ-04،آیات 121 تا127)

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے۔اور اللہ تعالیٰ نے یہ امداد محض اس لیے کی کہ بشارت ہو اور تاکہ تمہارے دلوں کو قرار ہو جائے اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے جو کہ زبردست حکمت والا ہے۔اس وقت کو یاد کرو جبکہ اللہ تم پر اُونگھ طاری کر رہا تھا ،اپنی طرف سے چین دینے کے لیے اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعے سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کر دے

اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور تمہارے پاؤں جما دے۔اس وقت کو یاد کرو جبکہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں،سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ۔میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈال دیتا ہوں،سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو۔

(سورہ انفال،پ-09،آیات 9 تا 12)

بدری صحابہ کے نام پڑھ کر جو دعا مانگو قبول ہوگی:

علامہ دوانی رحمت اللہ علیہ نے مشائخ کی حدیث سے نقل فرمایا ہے کہ بدری صحابہ کے نام پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

(اصحابِ بدر کی فضیلت اور اسماء اہل بدر،ص-11)

اصحابِ صفّہ: یہ وہ جگہ ہے جہاں صحابۂ کرام بیٹھتے تھے۔یہ صحابۂ کرام کی درس گاہ تھی۔یہاں پر بھی دو رکعت نفل نماز پڑھ کر دعا کریں۔

مدینہ منورہ کے چند کنویں اور مسجدیں

بیرِ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ: یہ کنواں وادیٔ عقیق کے کنارے پر مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل (5 کلومیٹر) کے فاصلے پر ایک باغ ہے۔ اس کنویں کو بیر رؤمہ بھی کہتے ہیں۔ اس کنویں کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کے پاس سے بیس ہزار درہم پر خرید کر مسلمانوں پر وقف کر دیا تھا کیونکہ مسلمانوں کو پانی کی تکلیف تھی۔

بیر اِریس: یہ کنواں مسجد قبا کے متصل پچھّم کی جانب ہے اسے بیر خاتم بھی کہتے ہیں۔ اس کنویں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے مہر نبوت کی انگوٹھی گر گئی تھی، بڑی تلاش کے بعد بھی نہیں ملی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کا پانی پیا اور اس سے وضو کیا اور اس میں اپنا لعابِ دہن بھی ڈالا ہے۔

بیر غرس: یہ کنواں مسجد قبا سے تقریباً چار فرلانگ پورب، اُتر کونے پر واقع ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں کا پانی پیا اس سے وضو کیا اور اس میں اپنا لعاب دہن اور شہد بھی ڈالا ہے۔

بیر بُضّہ: یہ کنواں قبا کے راستے میں جنت البقیع کے متصل ہے۔ اس کنویں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک دھویا اور غسل فرمایا۔ اس جگہ دو کنویں

ہیں صحیح، یہ ہے کہ بڑا کنواں بیر بُصّہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں میں سے برکت حاصل ہے۔

بیر بُضاعہ: یہ کنواں شامی دروازے سے باہر جمیلُ الیل باغ کے پاس ہے۔ اس میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک لعابِ دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔

بیر حاء: یہ کنواں بابِ مجیدی کے سامنے شمال فصیل سے باہر ہے۔ یہ کنواں ابو طلحہ صحابی رضی اللہ عنہ کے باغ میں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس جگہ جلوہ افروز ہوتے تھے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیت اتری ''لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ'' تو چونکہ یہ کنواں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بہت محبوب تھا۔ اس لیے انہوں نے اللہ کی راہ میں صدقہ دیا۔

بیرِ عِہن: یہ کنواں مسجدِ شمس کے قریب واقع ہے۔ اس کنویں کا پانی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرمایا۔ اس کا پانی قدرے نمکین (کھاری) ہے۔ اس کو بیر الیسرہ کہتے ہیں۔

مسجدِ قبلتین: یہ مسجد وادیٔ عقیق کے قریب ٹیلے پر ہے۔ اس جگہ بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف قبلہ قرار ہوا۔ اسی لیے اس کو مسجدِ قبلتین کہتے ہیں۔

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾

ہم آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں، اب ہم اپ کو اس قبلے کی جانب متوجہ کریں گے جس سے آپ خوش ہو جائیں۔آپ اپنا منہ مسجدِ حرام کی طرف پھرلیں اور آپ جہاں کہیں ہوں اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔اہلِ کتاب کو اس بات کی کہ اللہ کی طرف سے برحق ہونے کا قطعی علم ہے اور اللہ تعالیٰ ان اعمال سے غافل نہیں جو یہ کرتے ہیں۔

(سورہ البقرہ،آیت-144)

نوٹ:سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کعبہ کی طرف نماز پڑھتے تھے بعد ہجرت بیت المقدس کی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا سترا (17) مہینے کے قریب اس طرف نماز پڑھی۔پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔

(القران الحکیم،تفسیر مولانا مولوی سید محمد نعیم الدین)

مسجدِ فضیح: اس کا دوسرا نام مسجد شمس ہے اس مسجد کو نجدی حکومت نے شہید کر ڈالا تھا۔اس جگہ بنی نُضیر کے محاصرہ کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔

مسجدِ بنی قریظہ: محاصرہ بنی قریظہ کے وقت یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام فرمایا تھا۔ یہ مسجد فضیح سے جانب مشرق تھوڑے سے فاصلے پر ہے۔

مسجدِ ابراہیم رضی اللہ عنہ: یہ بنی قریظہ سے جانبِ شمال واقعہ ہے۔ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تھے اور اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی۔

مسجدِ قبا: یہاں دو رکعت نماز پڑھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد قباء میں نماز عمرہ کی مثال ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر سنیچر (ہفتہ) قبا جاتے تھے۔ کبھی سواری پر کبھی پیدل۔

یہاں بار بار نمازیں پڑھیں کیونکہ یہاں نماز پڑھنا عمرہ کی مثال ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ششم، ص-129)

مقاماتِ مقدسہ کے درمیان کا فاصلہ

مدینہ سے مکہ	435 کلومیٹر
مدینہ سے ذوالحلیفہ	15 کلومیٹر
ذوالحلیفہ سے مکہ	420 کلومیٹر
مکہ سے منیٰ	07 کلومیٹر
منیٰ سے عرفات	14 کلومیٹر
عرفات سے مزدلفہ	11 کلومیٹر
مزدلفہ سے منیٰ	07 کلومیٹر
مزدلفہ سے جمرات	07 کلومیٹر
مکہ سے مسجدِ عائشہ (تنعیم)	07 کلومیٹر
مکہ سے جعرانہ	28 کلومیٹر
جدہ سے مدینہ	408 کلومیٹر
جدہ سے مکہ	85 کلومیٹر
مکہ سے عرفات	28 کلومیٹر
مکہ سے بدر	349 کلومیٹر
مدینہ سے بدر	156 کلومیٹر
مدینہ سے جن کا پہاڑ	35 کلومیٹر
مکّہ سے صلح حدیبیہ	10 کلومیٹر
منیٰ سے مزدلفہ	07 کلومیٹر
مکّہ سے طائف	91 کلومیٹر

حج عمرہ کے اعمال کا نقشہ ایک نظر میں

افعالِ عمرہ	
احرامِ عمرہ	شرط
طواف مع رمل	رکن
سعی	واجب
سر منڈانا یا کتروانا	واجب
افعالِ حجِ افراد	
احرام	شرط
طوافِ قدوم	سنت
وقوفِ عرفہ	رکن (فرض)
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جُمرہ عُقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سر منڈانا یا کتروانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن (فرض)
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

افعالِ قِران	
احرامِ حج و عمرہ	شرط
طوافِ عمرہ مع رمل	رکن (فرض)
سعی عمرہ	واجب
طوافِ قدوم مع رمل	سنت
سعی	واجب
وقوفِ عرفہ	رکن (فرض)
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جُمرہ عُقبہ	واجب
قربانی	واجب
سر منڈانا یا کتروانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن (فرض)
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

نوٹ: قارن کے لیے طوافِ قدوم کے بعد سعی افضل ہے۔ اگر اس وقت سعی نہیں کی تو طوافِ زیارت کے بعد ضرور کرے ورنہ واجب ترک ہوگا۔

افعالِ تمتع (جبکہ ہدی ساتھ نہ ہو)

احرامِ عمرہ	شرط	رمی جمرہ عقبہ	واجب
طوافِ عمرہ مع رمل	رکن (فرض)	قربانی	واجب
سعی عمرہ	واجب	سر منڈانا یا کتروانا	واجب
سر منڈانا یا کتروانا	واجب	طوافِ زیارت	رکن (فرض)
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط	سعی	واجب
وقوفِ عرفہ	رکن (فرض)	رمی جمار	واجب
وقوفِ مزدلفہ	واجب	طوافِ وداع	واجب

(حوالہ- بہارِ شریعت، جلد اوّل، حصہ ششم، ص-131 اور 132)

حج و عمرہ کے اہم مقامات

بیت الحرام

گنبدِ خضراء
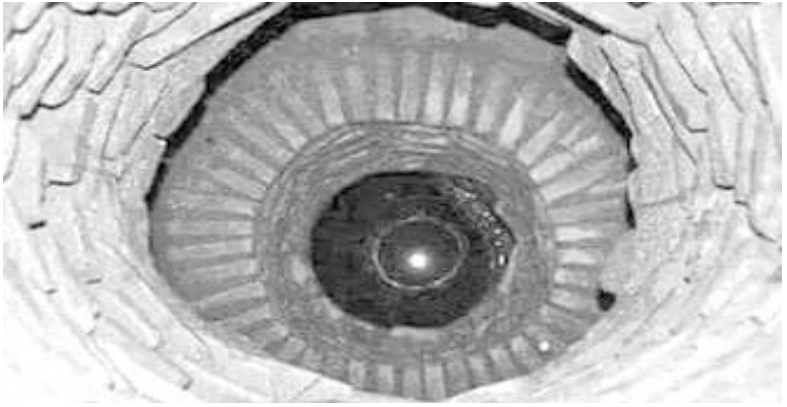
چاہ زم زم

مسجدِ خیف

میدان عرفات

منیٰ

مسجد قباء

مسجد جعرانہ

مسجد عائشہؓ

مسجد قبلتین

نقشہ برائے رہبری حج وعمرہ

احرام
میقات سے عمرہ کے لیے
احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرنا

طواف
عمرہ کے لیے
طواف کرنا

نماز
مقام ابراہیم
کے پاس نماز طواف

زم زم
زم زم پینا

سعی
صفا و مروہ کی سعی

حلق یا قصر کرنا

عمرہ مکمل ہوا

ابتداءِ حج

آٹھ ذی الحجہ حج کے
لیے احرام باندھ کر حج کی
نیت کر کے منیٰ روانہ ہونا

منیٰ
آٹھ ذی الحجہ کا دن
منیٰ میں گذارنا

عرفات
نو ذی الحجہ۔ عرفات
کے لیے نکلنا۔

وقوف عرفہ
نو ذی الحجہ سورج
غروب ہونے کے بعد
بغیر مغرب پڑھے
مزدلفہ جانا

مزدلفہ
مزدلفہ میں رات گذارنا
اور فجر کی نماز پڑھ کر
طلوع آفتاب سے پہلے نکلنا

جمرات
دس ذی الحجہ بڑے شیطان
کو سات کنکریاں مارنا۔

دس ذی الحجہ
کے لیے قربانی کرنا۔

دس ذی الحجہ
حلق یا قصر کرنا

طواف زیارت
دس ذی الحجہ
طواف زیارت کرنا

منیٰ
منیٰ میں 11-12 ذی الحجہ کو زوال
کے بعد ترتیب سے تینوں شیطانوں
کو سات سات کنکریاں مارنا۔

طواف وداع
واپسی سے پہلے
طواف وداع کرنا۔

سلام از امام احمد رضا خان بریلوی

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں ! رضاؔ
مصطفٰی جان رحمت پہ لاکھوں سلام

آخر میں عازمینِ حج سے ایک گزارش

تمام زائرین سے التماس ہے کہ اس کتاب کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیں تا کہ حج وعمرہ کی ادائیگی میں کوئی نقص نہ رہنے پائے۔انشاءاللہ تعالیٰ اپ کا حج وہ عمرہ قبول ہوگا۔

حج کے مبارک مقدس فریضے کی ادائیگی اور بیت اللہ شریف کی زیارت کے لیے جانے والوں سے بڑی عاجزی کے ساتھ التماس ہے کہ مکہ معظّمہ کے قیام کے دوران جب بھی یاد آئے ، مجھ ناچیز کو، میرے والدین ، اہلِ وعیال ،نگران کار، رہبر، تعاون، ترتیب ، اشاعت وتقسیم اور کسی بھی طرح سے تعاون کرنے والوں کے حق میں سب کی بخشش، سلامتی وسعادت، خیر وبرکت اور فلاح وترقی کی دعا ضرور کریں۔

مدینہ منورہ میں بارگاہِ محبوب ربّ العالمین میں حاضری کے وقت ہم سب کا سلام عرض کریں اور مغفرت اور شفاعت کے لیے دعا کریں۔

طالبِ دعا

محمد شفیع علی مرتضیٰ شار پیادے

Muhammad Shafee Alimurtuza sahab Sharpyade
Rtd income tax officer.
Opp. Jambagi chawl, Near upari Buruz
Vijayapur - 586101, Karnataka, INDIA.
Cell: 94801 40786